جاناں

ازقلم عنایہ راجپوت

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

ہسپتال کے بِستر پر بے۔ سُدھ پڑی اُس عورت پر اِس بار بھی قسمت مہربان نا ہوئی تھی ایسا اُسے محسوس ہوا تھا فقط۔دسمبر کے اوائل دِنوں کی خنک ,ٹھنڈی شامیں ,گہرے سناٹے شاید وہ چھوٹی سی بچی خود میں لے کر پیدا ہوئی تھی۔

"مبارک ہو آپ کو۔ رحمت آئی ہے آپ کے گھر"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ڈاکٹرنی کی بات پر وہ عورت تلخیہ ہنسی تھی جبکہ بستر پر لیٹی عورت نے سفید کپڑے میں لِپٹی بچی کو دیکھا اور پھِر نم آنکھوں سے آسمان کو۔ یہ شِکوہ ہرگز نا تھا یہ تو بس قسمت کا ہونا اور یوں ہونے سے شاید وہ خود بھی ناواقف تھیں۔

لو بھائی ایک اور خرچہ میرے بھائی کے لیے۔ کتنی بیٹیوں کو جنم دے گی یہ عورت؟ کتنوں کو ٹرک بھر بھر کر رخصت کرے گا میرا اِکلوتا بھائی؟ کمر ٹوٹ جائے گی اس کی

اپنی نند کی آواز پر وہ یہ سوچ رہیں تھیں کہ رِزق کا وعدہ تو اللہ نے کِیا تھا نا؟ اللہ نے بیٹی کو جب زمین پر بھیجا تو اُس کا رزق بھی وہی دے گا نا؟ کچھ پل گزرے تھے فقط کچھ پل۔ اُنھوں نے اپنی دونوں بیٹیوں کی جانب دیکھا جو کہ دادی اور پھپھو کے پیچھے سہمی کھڑیں تھیں۔ اُن کے دل کو دُکھ ہوا تھا اپنی بچیوں کو دیکھ کر۔آگے کا لائحہ عمل سوچتے روح کانپ گئی تھی رمیسہ کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں تمہیں اپنے پورے حوش و حواس میں طلاق دیتا ہوں۔"

اور یہ الفاظ جب تین تین دفعہ اُنھوں نے اپنے کانوں سے سُنے تب جا کر رمیسہ بیگم کو یقین آیا کہ ہاں قیامت ہوتی ہے ,تب ہی بیٹیوں سے نہیں ,بیٹیوں کے نصیب سے ڈرا جاتا ہے۔وہ چار دن کی بیمار عورت جس سے سہی طرح چلا بھی نا جارہا تھا ,وہ اپنی دو ننھی پریوں کا ہاتھ تھامے اور ایک ننھی سی نومولود جان کو گود میں اُٹھائے بے۔یار و مددگار سڑک کی طرف نکل گئیں تھیں یہ جانے بغیر کے آگے کب کہاں اور کیسے جانا ہے؟ اور دنیا بہت بڑی تھی وہ کہیں بھی جا سکتیں تھیں کسی دارالامان کیونکہ کوئی اپنا تو تھا ہی نہیں؟ وہ اپنی تینوں اولادوں کے سنگ سیالکوٹ سے نکل آئیں تھیں یہ جانے بغیر کے آگے کہاں جانا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ماما ہم اِن کا نام کیا رکھیں گے؟"

محمل نے اُس چھوٹی سی بچی کے گالوں کو چھو کر کہا جو کہ اِتنی صابر تھی کہ اِن چار سے پانچ دِنوں میں وہ فقط چند مرتبہ روئی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"پتا نہیں"

اپنی بڑی بیٹی کو دو لفظی جواب دے کر اُنھوں نے اپنے پرس میں موجود چند رقم کو دیکھا تھا اور بس کی سیٹ سے سر لگا کر آنکھیں موند لیں تھیں۔

"حالہ"

کسی عورت کی بے۔ساختہ آواز پر انھوں نے آنکھیں کھولیں جو ان کی گود می موجود ننھی سی بچی کی طرف متوجہ تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چاندکی روشنی۔ تمہاری بچی چاند کا عکس ہے ایسا عکس جو کہ ہر کسی کو خودکی جانب متوجہ کردے

برگزیدہ عورت کے چہرے کو دیکھ کر وہ رو پڑیں تھیں۔ دل میں ایک کسک ٹھہری تھی کہ کاش وہ اپنی ماں کے پاس جاسکتیں۔ ان کے سینے سے لگ کر رو پڑتیں۔ زمانے کے سارے دکھ بتا کر وہیں ان کے سینے پر سر رکھ کر سوجاتیں۔

"ہمت نہیں ہارتے بیٹا۔ وہ ہے نا؟ صبر کرو اور پھر معجزات کا ہونا دیکھو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دیکھتے ہی دیکھتے سفر کٹ گیا تھا لیکن۔اس سفر میں مسافر وہ اکیلی نہیں تھیں بلکہ وہ خاتون جنھیں اللہ نے رحمت بنا کر رمیسہ بیگم کے لیے بھیجا تھا وہ بھی بہترین مسافر ٹھہری تھیں۔

یہ کہانی ہے ایک ایسی عورت کی جسے اللہ نے تین بیٹیوں سے نوازا تو زمانے کے پیشِ نظر بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے والے سسرال نے طلاق دِلوا کر اُسے دنیا کے کڑے امتحانوں میں ڈال دیا۔رمیسہ بیگم کو رب نے تین شہزادیوں سے نوازا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل فاطِمہ پہلی اور قابلِ تعریف بیٹی جو کہ انتہا کی خوب۔سیرت اور اچھی تربیت کی اعلی مِثال تھیں۔ حال میں ہی انھوں نے گریجویشن کمپلیٹ کی تھی اور اب وہ انٹرنیشنل کمپنی میں مینیجر کے طور پر جاب کر رہیں تھیں۔ دوسرے نمبر پر تھی حیا فاطِمہ جو کہ انتہا کی شرارتی اور خوش۔مزاج تھیں۔ بچپن سے ہی اُنھوں نے فقط

ایک چیز سیکھی تھی وہ تھی ہنسنا اور ہنستے رہنا۔ تیسرے نمبر پر تھیں "حالہ نور" جو کہ اپنے نام کی مانِند منفرد اور حسین تھیں اور ایک بات جو حالہ کی مختلف تھی کہ کبھی کسی نے اُسے بِلاوجہ بولتا یا ہنستا نہیں دیکھا تھا۔ حال میں ہی انھوں نے ہاؤس جاب شروع کی تھی۔

کہانی کے چند الگ کردار ہیں جن میں سفیان صاحب (رمیسہ بیگم کے سابقہ شوہر اور ان بچیوں کے بابا ہیں) ان کے علاوہ سفیان صاحب کی اکلوتی بہن زرقون بیگم اور ان کی دادی شامل ہیں۔ زرقون بیگم کا ایک بیٹا "ماہ۔ بیر یوسفزئی ہے جو کہ اپنے گھر والوں کے ساتھ ساتھ اپنے ماموں کا چہیتا اور لاڈلا ہے۔ ماہ۔ بیر یوسفزئی فعل۔ وقت دبئی میں اپنا بزنس سنبھال رہے ہیں جبکہ زرقون بیگم شوہر سے لڑ کر دس سال پہلے بھائی کے گھر آچکی تھیں اور اب بھی وہیں تھیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

زرقون بیگم کے شوہر اور ماہ۔بیر کے والد نے دوسرا نکاح کر رکھا تھا جس کی خبر ہوتے ہی وہ ناراض ہو کر, لڑ جھگڑ کر بھائی کی طرف بیٹھی تھیں۔ماہ۔بیر کے سوتیلے بہن بھائیوں میں احمر یوسفزئی اور زمارہ سحر آتیں ہیں جن سے بچپن سے لے کر اب تک ماہ۔بیر کی نہیں بنی اور نا ہی بنے والی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"کوئی مسئلہ نہیں ہے سارِم۔ بے۔فکر رہو کام ہوجائے گا تمہارا"

دبئی کے امیر کبیر ہوٹل کے کمرے میں بیٹھا وہ پاکستان میں بیٹھے دوست کا مسئلہ حل کر رہا تھا۔

ہاں اِٹس اوکے۔ فعل۔حال تمہارا مسئلہ حل ہوجائے پھر میں آتا ہوں پاکستان دیکھ لیتے ہیں مل کر کہ کیا کرنا ہے آگے

وہ بات مکمل کر کے فون چیک کر رہا تھا جب سکرولِنگ کرتے وقت وہ اِک تصویر پر ٹھِٹکا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

مشہور بزنس ٹائیکون کی بہن "زمارہ سحر" کے چلتے سکینڈلز پر نظر پڑتے وہ اپنی توجہ اس جانب کھینچ چکا تھا۔ تلخیہ مسکراہٹ کا احاطہ اس کے لبوں نے کِیا تھا۔ کال ملاتے اس نے سیگریٹ لبوں سے لگایا تھا۔

مبارک ہو احمر صاحب۔ آپ اور آپ کی بہن شہ۔ سرخیوں میں پائے جا رہے ہیں آج کل۔ کافی نام روشن ہو رہا ہے آپ کا؟ نہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ کہتے ماہ۔ بیر کا قہقہ احمر کے کانوں میں گونجا تھا جو کہ اُسے ذہر لگا تھا۔

"اپنی زبان بند رکھو تم ماہ۔ بیر"

احمر کے لفظوں میں بھرے زہر کو سیگریٹ کے دھویں میں اُڑا گیا تھا۔

میں زبان کھولنے پر آیا تو تم آنکھیں کھولنے کے قابل نہیں رہو گے مائے ڈیئر

سٹیپ۔ براڈر؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ کہتے ماہ۔ بیر نے مسکراتے کال کر کاٹی تھی جبکہ احمر نے گاڑی نکالی تھی۔

بہت کچھ ہونے کو تھا, کچھ ایسا جو کہ نہیں ہونا چاہیے تھا۔

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

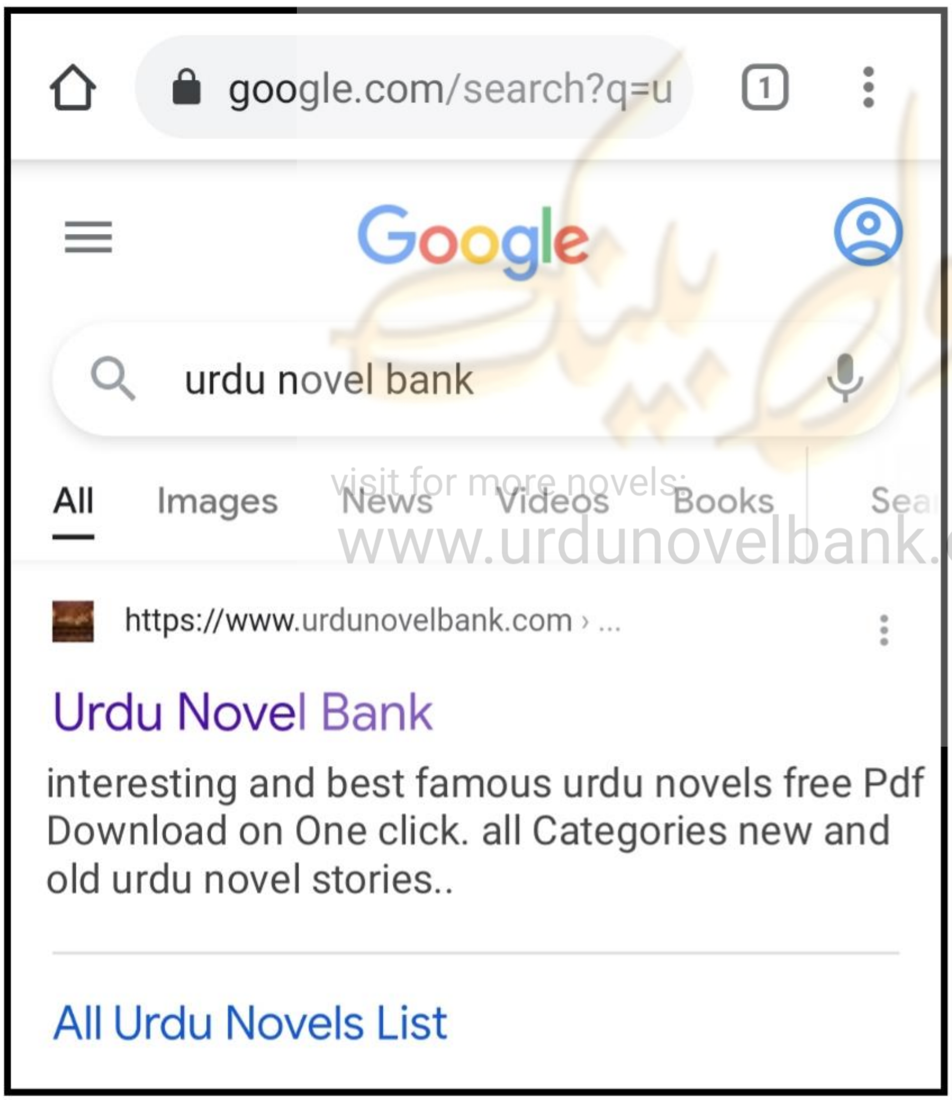

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

خاموشیاں الفاظ ہیں , سینے میں دفن ہیں کہیں۔

بے۔قرار ہیں بات کرنے کو,کہنے دو اِن کو زرا

خاموشیاں !تیری میری---خاموشیاں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کمرے میں گھُپ ادھیرا کیے بیٹھی وہ تیز آواز میں گانا لگائے بیڈ پر آنکھیں بند کر کے لیٹی ہوئی تھی جب اُسے کسی کی آمد کی خبر ہوئی اور وہ یہ بھی جانتی تھی کہ یہ کون سی مخلوق ہے؟

کہا کرتی تھی نا میں؟۔ مت کِیا کرو حرام کام؟ دیکھ لیا؟ موت بھی تمہاری گانے سنتے سنتے ہوئی حالہ۔ شکل دیکھو زرا کتنی مرجھا گئی ہے تمہاری

اپنی ہی بہن کو مرا ہوا قرار دینے کی قسم کھا کر حیا نے اداس ہوتے کہا تھا جس پر اس کے سر پر دور کہیں سے کشن آکر لگا تھا جس کی وجہ سے وہ وہیں زمین پر بیٹھ گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"انسان کی شکل اچھی نا ہو تو اُسے بات اچھی کرلینی چاہیے"

حالہ کی بات پر اس نے شیشے میں اپنی شکل دیکھی تھی جہاں سے اُسے کہیں سے بھی اپنی شکل بری نا لگی ہو۔

سنا ہے آج کوئی آرہا ہے گھر؟"

کمرے میں آتی مخمل کو دیکھ کر حالہ نے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کون آرہا ہے؟ کب کیوں؟"

حیا نے جواب دے کر سوال کِیا جس پر حالہ چِڑ گئی تھی

"محمل کو لوگ دیکھنے آرہے ہیں"

حالہ کے جواب پر حیا نے محمل کی جانب دیکھا جو کہ بِنا تاثر کے بیٹھی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

واؤ۔۔۔کتنا مزہ آئے گا نا؟ جب اچانک کوئی محمل کو دیکھنے آئے اور اس کا کوئی بھائی ,دوست یا کزن مجھے پسند کرلے اور مجھے پانے کے لیے بے۔قرار ہوجائے

حیا کی بات پر وہ بے۔ساختہ ہنسی تھی جس پر اس کے گال کا ڈمپل نمایاں ہوا

تھا۔

"چلو لڑکیوں جلدی سے بہن کو تیار کرو"

نانی کے حکم پر حیا نے اس کے کپڑے نکالے تھے اور کچھ وقت میں وہ تیار تھی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب اس کی ماں نے اُسے آنے کو کہا۔

اماں میں آپ کو پہلے ہی بتا رہی ہوں کہ یہ پہلی اور آخری مرتبہ میں یوں سج کر

کسی کے سامنے جارہی ہوں وہ بھی آپ کے کہنے پر۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں ہے

شادی کی ,ہمسفر کی۔ میں اکیلے جی سکتی ہوں کما سکتی ہوں۔ اگر یہ لوگ مجھے ریجیکٹ کر گئے تو میں کبھی کسی کے سامنے نہیں جاؤں گی یاد رکھیے گا۔"۔

رومیسہ بیگم نے بے۔بسی سے محمل کو دیکھا تھا جو کہ رونے والی ہوگئی تھی اب اور کھڑکی کے باہر کھڑے شخص نے جھانک کر اس لڑکی کو دیکھنا چاہا تھا جو کہ فضول میں خود کو ڈی۔گریڈ کر رہی تھی۔ سب کچن سے نکل گئے تو وہ بھی چائے لے کر آگے بڑھی کہ اچانک اس کا دوپٹہ اٹکا اور چائے کی ٹرے اس کے ہاتھ سے گر چکی تھی۔گرم چائے سے اس کا پاؤں جھلس سا گیا تھا جبکہ وہ بے۔بسی سے بس اپنے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی جو کہ چائے کے رنگ میں رنگ گئے تھے۔ سچ تو یہ تھا کہ اس کا فعل۔حال شادی کا بالکل ارادہ نا تھا مگر وہ اپنی ماں کے سامنے مجبور تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ ٹھیک ہیں؟"

ابراہیم جو کہ باہر کال سننے آیا تھا محمل کے سامنے آ رُکا تھا اور وہ کسی انجان کو دیکھ کر زمین سے اُٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل یہ سب؟"

حیا جو کہ کچن میں آئی تھی اپنی بنائی گئی چائے کو زمین پر پڑا دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

"چینج کرو جا کر۔ میں دیکھ لیتی ہوں یہ"

وہ یہ سن کر کچن سے گزری تھی جب ابراہیم کے لفظ اس کے کانوں میں پڑے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بے۔فکر رہیے۔آپ ریجیکٹ نہیں کی جاسکتیں۔کوئی اتنے پیارے چہرے کو کیوں کر ریجیکٹ کرے گا؟

معصوم سے چہرے پر ڈھیروں پریشانی اور آنکھوں میں نمی دیکھ کر ابراہیم نے کہا تھا جس پر وہ سر جھکا کر چلی گئی تھی۔ وہ واپس آئی تو سب کے سامنے جھجکتی ہوئی آ بیٹھی جس پر اُن عورتوں نے اُسے پیار سے پاس بُلایا تھا۔

بہن مجھے آپ کی بیٹی بہت پیاری لگی ہے۔ میری عادت نہیں ہے کسی کی بیٹی کو پسند کر کے چھوڑ دینا۔ میرے ماشاءاللہ سے چار بیٹے ہیں اور میں اپنے تین بیٹوں کے لیے خوب۔سیرت لڑکیاں ڈھونڈ رہی تھی جبکہ آپ کی بیٹیوں کو دیکھ کر شاید "میری یہ تلاش بھی ختم ہوئی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ان کی بات پر حیا کے کان کھڑے ہوئے تھے اور اس نے آنکھیں گھما کر اُن سب کو دیکھا تھا۔ ابراہیم کی نظریں مسلسل خود پر محسوس کر کے وہ گھبرا رہی تھی۔

بہن آپ کی تین بیٹیاں ہیں نا؟ تیسری بیٹی کہاں ہے؟"

استفسار پر رومیسہ بیگم نے بتایا کہ وہ اپنی یونی کے کسی کام کے سلسلے میں وہاں گئی ہوئی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری طرف یونی کا منظر دیکھو تو وہ چیئر کے ہیڈ پر سر رکھے سوئی ہوئی تھی۔ وہ یونی آئی تو طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے سٹاف روم میں چلی گئی تھی۔ حالہ تو پہلے ہی یونی کے تمام ٹیچرز کی لاڈلی تھی۔

وہ فون پر بات کرتا سٹاف روم میں آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا جب اس کی نظر سامنے سوئی لڑکی پر پڑی۔ ایک منٹ ,دو منٹ مسلسل پانچ منٹ وہ بیٹھ کر حالہ کو دیکھتا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سفید رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس ,لمبے گھنے بالوں کی چٹیا بنائے جس کی کچھ لٹیں چہرے پر تھیں ,میک۔اپ سے پاک چہرہ لیے وہ سوئی ہوئی تھی۔ ماہ۔بیر

یوسفزئی کا جی چاہا تھا کہ وہ سکون سے اُسے بس دیکھتا رہے جب فون کی بیل پر اس نے دھیان فون پر کِیا اور بات کرنے کی غرض سے کمرے سے باہر نکل گیا۔وہ جب واپس آیا تو حالہ وہاں نہیں تھی۔اسے کسی کو ڈھونڈتا پا کر یونی کے ایڈمن نے اُسے متوجہ کیا تھا۔

سر اینی پرابلم؟ سب ٹھیک ہے نا؟ آپ کِس کو ڈھونڈ رہے ہیں۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایڈمن کی بات پر اس نے کوئی جواب نا دیا بس نفی میں سر ہِلاتے وہ اپنے کام کی بات کرنے لا مگر دھیان وہیں تھا۔

وہ گھر آئی تو سیدھا اپنے کمرے کی جانِب بڑھی۔ گھر میں غیر۔ معمولی شور اس کی گھُٹن مزید بڑھا دیتا تھا ,وہ شروع سے خاموشیوں کی عادی تھی۔

"حالہ"

چینج کر کے وہ باہر آئی تو ماں کی آواز پر پلٹی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہم نے محمل کا رشتہ پکا کردیا ہے۔ ہفتے کو نکاح رکھا ہے اور تیاریوں کے لیے بہت کم وقت بچا ہے۔ تم بھی یونی سے چھٹیاں لے لو تاکہ تیاری ہوسکے"

ماں کی بات پر وہ بس سر ہلا سکی تھی جب اچانک کوئی بھاگتا ہوا کمرے میں آیا اور دو منٹ کے اندر اندر صاف ستھری حالہ انڈوں کی زردی میں نہائی ہوئی تھی جبکہ اپنی حالت پر بس وہ روتی رہ گئی۔اس نے کوفت سے یہ کام کرنے والے وجود کو دیکھا جو کہ سکون سے کھڑی اب اپنی ماں کے ہاتھوں ذلیل ہورہی تھی۔وہ نہانے جا چکی تھی جبکہ حیا کی کلاس لگنا ابھی شروع ہوئی تھی۔

"میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہو تم حیا۔ اپنے نام کا ہی پاس رکھ لیا کرو"

وہ یہ کہتیں نیچے چلی گئیں جب حیا بھی بھاگتی ہوئی نیچے آئی تھی۔ اب اس کا اگلا ٹارگٹ پیاری دلہن یعنی محمل تھی جو کہ باہر لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہے تمنا ہمیں تمہیں دلہن بنائیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حیا کی بات پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنسی جب ایک کے بعد دو انڈے اس کے سر پر ٹوٹے تھے اور باہر آتیں روبیسہ بیگم نے اپنا سر پیٹ لیا تھا۔

وہ اور محمل ایک دوسرے پر انڈے برسا رہیں تھیں اس بات سے بے۔خبر کے ساتھ والے گھر کی چھت سے جھانکتے زرباب جعفری کی نظر حیا کے چہرے پر ہی تھی جہاں خوشیوں کا جہاں آباد تھا۔جب وہ کھیلتے کھیلتے تھک گئیں تو سب اندر کی جانب بڑھیں لیکن اپنے ہاتھوں سے پھینکے گئے انڈوں پر پاؤں رکھنے کے سبب وہ زمین۔بوس ہوچکی تھی جب زرباب جعفری کا قہقہ سنتے اس نے اوپر کی جانب دیکھا جہاں وہ بے۔ساختہ ہنس رہا تھا۔ حیا کا جی چاہا کہ اس انجان کا منہ توڑ کر رکھ دے مگر خواہشیں فقط خواہشیں ہی رہتی ہیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

دیکھتے دیکھتے ہفتے کا دن بھی آ پہنچا تھا۔ پارلر میں بیٹھی وہ خود کا عکس دیکھ رہی تھی۔ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ رہی تھی جس پر مہندی جچ رہی تھی مگر رنگ بے۔حد کم آیا تھا۔

"لگتا ہے آپ کے شوہر آپ سے پیار نہیں کریں گے۔"

لڑکی کی بات پر محمل نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا۔

ایسا کیوں لگا آپ کو؟

لمبی پلکوں کو اُٹھاتے سوال کِیا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کہا جاتا ہے کہ جس کی مہندی کا رنگ جتنا گہرا آتا ہے اس کا شوہر اس سے اتنی زیادہ محبت کرتا ہے

اور لڑکی کی بات پر وہ بے۔ساختہ ہنسی تھی اور اسے اپنی ماں کے مہندی سے بچے ہاتھ یاد آئے۔ مہندی کا گہرا رنگ کبھی بھی شوہر کی محبت کا رنگ نہیں کہلاتا یہ فقط اس کے جی میں آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نکاح کا وقت قریب آیا تو اس کے دل کی دھڑکنیں منتشر ہوئیں تھیں۔ اس نے اتنی جلدی خود کو غیروں کے سپرد کرنے کا نا سوچا تھا۔ نکاح کے مبارک لمحات پر وہ بے۔حد روئی تھی۔

اُسے باہر لایا گیا تو اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ نظریں اُٹھا کر سامنے بیٹھے شخص کو دیکھ لے۔ وہ بس ابراہیم کا ہاتھ دیکھ سکی تھی۔ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھماتے اُسے عجیب سا لگا تھا۔

ابراہیم کے گرم ہاتھوں میں محمل کا یخ۔بستہ ہاتھ محبت کی گواہی تھا۔ سٹیج پر بیٹھے بھی ان کو پانچ منٹ ہوگئے مگر ابراہیم نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔ محمل نے اپنا ہاتھ اس کی مضبوط گرفت سے نکالنا چاہا مگر ناکام رہی۔

"چھوڑیں"

بہت دیر کوشش کے بعد جب ہاتھ نا چھوڑا گیا تو وہ نرم آواز میں بولی۔

"وجہ ؟"

یک لفظی جواب میں سوال کِیا گیا جس پر وہ مزید نروس ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سب دیکھ رہے ہیں اِبراہیم"

پہلی مرتبہ اس کا نام لیتے اس کو بہت عجیب لگا جبکہ مقابل دشمنِ جان کے لبوں سے اپنا نام سن کر بے۔ساختہ مسکرائے۔

"ایک مرتبہ پھر میرا نام لیں"

دوبارہ کی گئی خواہش پر محمل رونے والی ہوگئی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اِبراہیم"

یک۔ لفظی جواب ہر وہ دِل ہار بیٹھا تھا۔

ایک مرتبہ اور اگر میں نے آپ کے لبوں سے خود کا نام سنا تو باخُدا رخصتی کروا کر ہی دم لوں گا

ابراہیم کے لہجے کی آنچ محسوس کرتی وہ نظریں جھُکا گئی تھی جبکہ ہاتھ مزید ٹھنڈا پڑ گیا تھا جِسے ابراہیم نے خود کی گرفت میں کرلیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نکاح بخیر و عافیت ہوگیا تھا۔ سب کچھ اپنی روٹین پر واپس آچکا تھا۔ ابراہیم اور محمل کے درمیان بے۔شک زیادہ بات چیت نا تھی مگر اب وہ لاتعلقی بھی نہیں تھی۔

صبح سے ہی موسم ابر۔آلود تھا اور محمل ٹھہری سدا سے بارش سے الرجک۔ جب جب بارش ہوتی محمل کبھی بھی گھر سے باہر نا نکلتی تھی۔وہ بارش کو دیکھتی بھی نہیں تھی۔ ہلکی ہلکی بارش ہورہی تھی جبکہ وہ اپنے کمرے میں پردے ڈالے سکون سے نیند میں گم تھی۔ حالہ کالج جاچکی تھی جبکہ حیا بھی یونی کے لیے نکل چکی تھی۔ رومیسہ بیگم اور اُسکی نانی کسی کام کے سلسلے میں گھر نہیں تھے۔ اچانک بیل بجنے پر وہ ہڑبڑا کر اُٹھی تھی اور تیز تیز سیڑھیاں اُترتی نیچے آئی تھی۔ دروازہ کھولا تو توقع

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کے عین بر۔عکس ابراہیم کو وہاں پا کر وہ بوکھلا گئی تھی۔ یوں اچانک اس کا آنا اور پھر محمل کا اکیلے گھر میں ہونا اُسے عجیب سا لگا تھا۔

"اسلام و علیکم"

سلام میں پہل کی گئی۔

"وعلیکم اسلام۔وہ گھر ہر کوئی بھی نہیں ہے"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ڈارک مہرون رنگ کا نائٹ ڈریس پہنے ,لمبے بالوں کو جوڑے میں لپیٹے,دوپٹے کے بغیر یوں ننگے پیروں میں۔کھڑا دیکھ ابراہیم کو حیرانگی ہوئی تھی۔

"ٹھیک۔ہے۔ یہ سامان رکھ لیں اور جب آنٹی آئیں تو مجھے انفارم کردیجیے گا"

وہ یہ۔کہتا باہر جانے لگا جب محمل کو محسوس ہوا کہ اُسے ابراہیم سے چائے کا ہی پوچھ لینا چاہیے تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سنیں"

اِک لفظ کہتی وہ خاموش ہوگئی۔

"جی؟"

ابراہیم نے اپنی بیوی کے گھبرائے چہرے کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ آپ پانی پیئیں گے؟"

جلد۔بازی میں وہ چائے کو پانی بول چکی تھی جس پر ابراہیم مسکرایا۔

پانی کی جگہ اگر کافی ہوجائے تو بہتر نہیں؟"

ابراہیم کی بات پر وہ اُلٹے پاؤں کچن میں گئی تھی جیسے بس اس کی نظروں سے بچنا چاہتی تھی۔ابراہیم یہ جان نا سکا تھا کہ آخر کیوں وہ اِتنا نروس ہوجاتی ہے۔دس منٹ بعد وہ ہاتھ میں کافی کا کپ تھامے آئی جس پر ابراہیم نے فون ٹیبل پر رکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دونوں خاموش تھے اتنے خاموش کے گھڑی کی ٹِک ٹِک ,ان کی دھڑکنوں کی آواز تک محسوس ہورہی تھی۔ابراہیم مسلسل اُسے دیکھ رہا تھا۔

"آپ مجھے ایسے نہیں دیکھیں نا"

اور محمل کی بے۔ساختہ بات پر وہ قہقہ لگا چکا تھا۔

"کیوں نا دیکھوں؟۔ میری بیوی,میری آنکھیں میری مرضی"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل کی کلائی تھامے اُسے خود کے قریب کیے ابراہیم نے کہا۔

"بیوی نہیں منکوحہ"

ابراہیم کو اس نے ایسے بتایا جیسے وہ جانتا ہی نا ہو۔

کیا خیال ہے پھر میری منکوحہ کا؟ رخصتی کروا لی جائے؟"

اپنی بات کہتے اس نے محمل کے چہرے کو دیکھا جہاں کوئی بھی تاثر نا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے جاب کرنی ہے ابراہیم"

محمل نے اپنی کلائی اس کے ہاتھ سے آزاد کرتے کہا۔

کیا ضرورت ہے یار؟۔ میں ہوں نا؟ میں کما رہا ہوں ,دو وقت کی روٹی کِھلا سکتا ہوں نا؟ ہر خواہش سرآنکھوں پر آپ کی۔ کیا ضرورت ہے پھر باہر کے دھکے کھانے کی؟

اس کے بالوں کی لٹوں کو اُنگلیوں میں لپیٹتے ابراہیم نے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا ٹھیک ہے۔"

محمل نے اپنے بالوں کی لٹیں کان کے پیچھے کرتے کہا۔

مطلب میں ہاں سمجھوں؟ رخصتی کی بات کرلوں؟"

ہنستے ہوئے ابراہیم نے کہا جس پر محمل نے پلکیں اُٹھا کر اس کو دیکھا۔ وہ کتنا پیارا تھا یہ تو محمل جانتی ہی نا تھی۔ وہ ہنستا ہوا بہت پیارا لگتا تھا اس میں کوئی شک نا تھا مگر قسمت شاید کچھ پلوں کے لیے ہی مہربان ہوتی ہے۔ ان کے ساتھ بھی ایسا ہی ہونے والا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

دبئی کے مشہور کیفے بار میں بیٹھا وہ شیشہ پی رہا تھا جب مسلسل بجتے فون نے اُسے متوجہ کیا۔ آنے والے کی کال دیکھ کر اس نے پلکیں جھپکائیں اور سیدھا ہو کر بیٹھا۔

"اسلام و علیکم"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ادب سے سلام کِیا گیا۔ وہ ایسا ہی تھا جن سے وہ محبت کرتا تھا اُن سے وہ بے۔پناہ چاہت رکھتا تھا۔

"جی ماموں جان۔ جی ٹھیک۔جی میں پہنچ جاؤں گا"

فقط اتنی سی بات ہوئی تھی۔ اب وہ کہاں جارہا تھا کیوں جارہا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔ خبر تھی تو فقط اس شے کی کہ اُسے بُلایا گیا تھا۔

اگلے آٹھ گھنٹوں بعد اس کی فلائٹ لینڈ ہوچکی تھی۔ڈرائیور پہلے ہی موجود تھا۔ وہ چلتا ہوا گاڑی کی طرف آیا جہاں اس کی والدہ گاڑی کے پاس کھڑیں اس کا انتظار کر رہیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زہے نصیب۔ میرے پیارے بیٹے۔ شکر ہے آپ کو بھی واپس آنے کا خیال آ ہی گیا۔ مجھے تو لگتا تھا کہ آپ اب فقط ماں کے جنازے پر ہی آئیں گے

زرقون بیگم کی آنکھوں میں نمی دیکھ کر وہ تڑپا تھا۔

کیسی باتیں کر رہیں آپ؟ جانتی بھی ہیں کس قدر ضرورت ہے ہم سب کو آپ کی؟

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کوشِش کِیا کریں کہ بہتری الفاظ کی ادائیگی ہو۔کوئی بھی وقت قبولیت کا ہوسکتا ہے

وہ جو کہ اپنی ماں کی چال۔بازیوں سے بے۔خبر تھا اپنی ماں کی آنکھوں میں موجود جھوٹے آنسوؤں پر یقین کر بیٹھا تھا۔ وہ عورت جو اپنی ہی جیسی ایک عورت کی

طلاق کروا چکی تھی ,وہ عورت جو تین بچیوں کے سر سے باپ کا سایہ چھین چکیں تھیں ,وہ عورت جو کہ اپنے ہی شوہر کو معاف نا کرسکیں تھیں وہ کیسے اپنے بیٹے کے خاطر رو سکتی تھیں؟ اِس بات سے بے۔خبر ماہ۔بیر اور ان کے بھائی بس یہ ہی جانتے تھے کہ دنیا میں ان کا سب سے بڑھ کر خیرخواہ زرقون بیگم کے علاوہ کوئی بھی نہیں۔ یہ جانے بغیر کے جو دِکھتا ہے ہمیشہ ویسا نہیں ہوتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کم آن زمارہ۔کم پیو ایسے کیسے گھر جاؤ گی تم؟"

اپنی دوست کی بات کو اگنور کرتی وہ بوتل کو منہ لگا چکی تھی۔

مجھے تو یہ لڑکی پاگل لگتی ہے۔ جب سے آئی ہے پیے جارہی ہے۔آنکھیں دیکھو کیسے سرخ ہوگئی ہیں اس کی

سمیہ کی بات پر جہاں علی کی نظر زمارہ پر پڑی تو اس نے نظریں گھما کر اس لڑکی کے حلیے کو دیکھا جو کہ سفید ٹی۔شرٹ میں ملبوس ,ٹائٹ جینس پہنے ,فل۔میک آپ کیے وہاں بیٹھی ناجانے کتنے لوگوں کا دل جیت رہی تھی۔ اس کی ڈریسینگ ہی ایسی تھی کہ کوئی ناچاہتے ہوئے بھی اسکی طرف راغب ہوسکتا تھا۔علی نے فون نکال کر اس کی تصویر بنائی تھی جس میں وہ مکمل مدہوش پڑی تھی مگر بوتل ابھی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھی اس کے ہاتھ میں ہی تھی۔اس نے وہ تصویر کسی کو سینڈ کی تھی جبکہ خود وہ زمارہ کی جانب بڑھا تھا۔

یونی۔ورسٹی کی لائیبریری میں بیٹھی وہ کتابوں میں مگن تھی جب اس کی نظر خاموش بیٹھی اِک لڑکی پر پڑی۔ وہ تین دن سے اُسے دیکھ رہی تھی۔ کبھی وہ کوئی کتاب پڑھ رہی ہوتی تھی تو کبھی خاموش بیٹھی ہوتی تھی۔

"اسلام۔وعلیکم مائے سیلف حالہ نور"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس انجان لڑکی کی طرف ہاتھ بڑھاتے حالہ نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا جو ہو۔بہو اس کے جیسا تھا۔

"وعلیکم۔اسلام میں مالا فاطِمہ ہوں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بھی اپنی ہی شکل کی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔

کیا عجیب اتفاق ہے شکلوں کے ساتھ ساتھ نام بھی ملتے ہیں ہمارے؟"

حالہ کے سوال پر وہ ہنسی تھی جس پر حالہ نے دیکھا کہ اس کا ڈمپل نہیں تھا۔

چلو دوستی کرلیتے ہیں؟ کروگی مجھ سے دوستی؟"

حالہ کی بات پر جہاں مالا مسکرائی تھی وہیں حالہ نے اسے گلے لگایا تھا۔ اس کے پاس جاکر حالہ کو ناجانے کیوں سکون سا ملا تھا۔ اک عجیب سا سکون؟ جیسے وہ کوئی روحانی گڑیا ہو۔ اور شاید یہیں سے شروعات ہونا لکھی تھی کہانی کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ حالہ چاہ کر بھی چھٹیاں نا لے سکی تھی۔ اس کی ہاوس جاب سٹارٹ ہوگئی ی تھی جس کی وجہ سے وہ پہلے سے زیادہ مصروف ہوگئی ی تھی۔

شام میں وہ گھر آئی ی تو کوئی ی بھی موجود نا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی ی تو حد درجے اندھیرے نے اس کا اِستقبال کیا۔ کھِڑکی سے کھُلے آسمان کو دیکھتی وہ بیڈ پر لیٹ گئی ی۔ سارے دِن کی مصروفیت کے باعث جلد ہی وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی ی۔ ابھی اُسے سوئے ہوئے چند منٹ ہی ہوئے تھے جب فون پر کسی کی کال کے سبب وہ اُٹھ بیٹھی۔ اس نے غصے سے فون کو دیکھا جیسے فون کرنے والے کو دیکھ رہی ہو۔ آن۔ناؤن نمبر سے آتی کال کو دیکھ کر برے برے منہ بناتی وہ کال پِک کرگئی ی۔

آلسلامُ عَلَیکُم

فون کان سے لگائے وہ دوبارہ لیٹ گ ئ ی تھی۔

کون بات کر رہا ہے؟"

کسی کی بھی آواز نا آنے پر وہ دوبارہ بولی تھی جبکہ فون کی دوسری طرف موجود شخص سیگریٹ سلگا گیا تھا۔

کسی کی بھی آواز نا آنے پر وہ فون کاٹ چکی تھی جبکہ وہ مسکرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ وہ سارا سارا دن بازار میں گزارتے اور راتیں ایکسائیڈمینٹ میں کاٹتے۔دیکھتے دیکھتے مہندی کا فنکشن آگیا تھا جس پر محمل کا رو رو کر برا حال تھا۔ سچ تو یہ تھا کہ وہ ڈر رہی تھی۔نئے لوگ ن ئ ی جگہ نیا سسرال۔مہندی کا فنکشن کمبائن رکھا گیا تھا۔ خالہ مالا اور حیا نے ایک جیسے کپڑے

پہنے تھے جبکہ کلرز تینوں کے مختلف تھے۔وہ پھولوں کی ٹوکریاں سیٹ کر رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی ی مسلسل اس کو دیکھ رہا ہے۔ادھر اُدھر دیکھا تو سب اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

حیا یہ پھول چھوڑو۔ جاؤ میرے کمرے سے گرم شال لے آؤ۔ محمل کی طبیعت نہیں ٹھیک

ماں کی بات مانتی وہ کمرے کی جانب بڑھی۔ الماری سے گرم شال لے کر کرباہر کی جانب بڑھی جب عون کو دروازے میں دیکھ کر ٹھٹکی۔ عون ابراہیم کا چھوٹا بھائی ی تھا۔

آپ؟"

عون اس کی آواز اُسے دیکھنے لگا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے آپ سے ضروری بات کرنی تھی۔"

عون کی بات پر اس نے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔

"آپ باہر آجائیں پھر بات کرتے"

وہ یہ کہہ کر باہر چلا گیا جبکہ حیا نے موٹی موٹی آنکھیں گھمائیں۔

اس کو بھلا مجھ سے کیا کام؟

دل میں سوچتی وہ نیچے آئی ی جب زرباب پر اس کی نظر پڑی۔ وہ اس کو مکمل اِگنور کرتی عون کی طرف چلی آئی ی جس پر زرباب جعفری نے کھا جانے والی نظروں سے اُسے دیکھا۔

جی عون؟"

زرباب کی نظر وہ خود پر مسلسل محسوس کر رہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

میری امی چاہتی ہیں کہ ابراہیم بھائی ی کی شادی کے بعد وہ آپ کا رشتہ میرے لیے مانگیں اور میں یہ ہرگز نہیں چاہتا۔

اپنی بات کا اختتام کرتے اس نے حیا کے بے۔تاثر چہرے کو دیکھا۔

یہ سب مجھے بتانے کا مقصد؟"

حیا کے اُلٹے سوال پر پر وہ سر پیٹ کر رہ گیا۔

" میں چاہتا ہوں کہ آپ انکار کردیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عون کی بات پر وہ ہنسی تھی اور ہنستی چلی گ ئ ی تھی جس پر عون کو شک ہوا کہ یہ لڑکی واقعی پاگل ہے جبکہ دور کھڑے زرباب جعفری نے ویٹر کے کان میں کوئ ی بات کہہ کر ہنستے ہوئے اس کو دیکھا۔

مرد جب محبت کرتا ہے نا تو اُسے سہاروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ مرد کا عشق ایک طوائف کو بھی قبول کرنے پر مجبور کردیتا ہے۔ آپ میرے کندھے پر بندوق رکھ کر چلا لیں کوئی مسئلہ نہیں لیکن کب تک؟ آج نہیں تو کل اپنی محبت کو دنیا کے سامنے لائیں گے نا؟ تو پھر آج کیوں نہیں؟ سٹینڈ لیں خود کے لیے اور اس لڑکی کے لیے "

اپنی بات مکمل کرتے اس نے عون کو دیکھا جو اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔

" لیکن آپکو کیسے پتا کہ کوئی اور لڑکی "

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

عون کو اپنی بات درمیان میں چھوڑنی پڑی تھی جب ویٹر کے ہاتھ سے گلاس گِر کر حیا کے کپڑے گندے کرگیا تھا۔ حیا ایکسکیوز کرتی واش۔روم کی جانب بڑھی جب زرباب بھی پیچھے گیا تھا۔

لڑکوں سے کافی اٹیچ ہیں آپ؟ "

آئی پینے میں کھڑے اس ہنستے شخص کی بات میں چھپا طنز وہ اچھے سے محسوس کر سکتی تھی۔

"آپ سے مطلب؟ آپ کس حق سے پوچھ رہے"

وہ یہ کہہ کر گزرے لی جب زرباب ے اس کی کلائی ی کھینچ کر اُسے دیوار کے ساتھ پِن کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" یہ کیا حرکت ہے؟ چھوڑیں"

گہرے لال اور پیلے رنگ کی قمیض پہنے ساتھ پیلے ہی رنگ کا فلیپر پہنے شولڈر تک آتے بالوں کو کھلا چھوڑے میک سے چہرہ مزید پرکشش بنائے وہ زرباب کو دیوانہ

کرگئی ی تھی جے زرباب جعفری ساری عمر جھٹلانے والا تھا۔وہ اس کا ہاتھ چھوڑے باہر کی جانب بڑھ گیا جبکہ حیا اس پہیلی کو سمجھ نا سکی تھی۔

ہے تمنا ہمیں تمہیں دلہا بنائیں

اپنے ہاتھوں پر مہندی تیرے نام کی سجائیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مہندی کا گہرا رنگ آیا تھا۔ مالا نے سب کو مہندی لگائی ی تھی۔ جب حالہ اپنی جیسی لڑکی کو لے کر گھر آئی ی تھی تب ہی سب کو۔مالا بہت اچھی لگی تھی۔ وہ تھی ہی محبت کرنے والی۔پیاری سی بالکل حالہ جیسی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ"

ابرہیم کی بات پر وہ بس سر ہی ہلا سکی تھی۔ اس کی طبیعت مزید بگڑتی جارہی تھی۔ اس نے آس پاس کسی کو بلانا چاہا مگر سب ہی ادھر تھے۔

"ابراہیم"

رسموں کو دیکھتا ابرہیم جی جان سے اس کے پاس آیا تھا۔

" میری طبیعت خراب ہورہی ہے"

مہندی ے جوڑے میں ملبوس زرد ہوتے چہرے کو دیکھ کر ابراہیم بھی پریشان ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا ڈاکٹر کے پاس چلیں"

اس کے پریشانی سے استفسار کرنے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہنس دی تھی۔

" نہیں بس ریسٹ کرنا چاہتی ہوں"

بات مکمل کرتی وہ اُٹھ کر حالہ کے ساتھ کمرے میں چلی گ ئی ی تھی۔ حالہ اُسے چھوڑ کر نیچے آگ ئی ی جب وہ بہانے سے محمل کے کمرے میں آیا تھا۔ دروازہ ناک کِیا تو اندر سے کوئی ی جواب نا آیا۔ وہ بغیر اجازت اندر داخل ہونے لگا جب دل سے آواز آئی ی۔

کیا کر رہے ہو ابراہیم؟ بغیر اجازت اندر جاؤ گے تو کہیں رخصتی سے پہلے ہی نا شادی ختم ہوجائے

اپنے ہی خیال پر خود ہی لعنت بھیجتے وہ کمرے میں آیا تھا جہاں پیلے سے رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس اس کی ساری دنیا بیڈ پر لیٹی نیند کی آغوش میں تھی۔

میں نہیں جان سکتا محمل۔ میں نہیں جان سکا کہ کیوں آپ اِس قدر عزیز ہیں مُجھے۔ آپ جب میرا نام لیتی ہیں نا تو میرا جی چاہتا ہے کہ بس آپ کو سنتا رہوں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

میں صرف اتنا کہوں گا کہ میں شاید اِس ساری دنیا میں گھوم لوں مگر میں آپ سے زیادہ حسین کسی کو نا پا سکوں گا۔ میں نے ہمیشہ پاک عورت چاہی تھی محمل اور مجھے آپ سے نواز دیا گیا۔ آپ میری ہیں مگر نا جانے کیوں مجھے ڈر لگا رہتا ہے کہ

" میں کہیں آپ کو کھو نا دوں

آنکھیں بند کیے وہ سونے کی ناکام کوشش کے باوجود بھی سو نا سکی تھی۔ وہ ابراہیم کا ایک ایک لفظ سن رہی تھی۔

" میری محمل "

جھک کر محمل کے ماتھے پر لب رکھتے ابراہیم کی آنکھ سے آنسو چھلکا تھا جب محمل نے آنکھیں کھولیں۔

" کیوں پریشان ہیں آپ "

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابراہیم کے روبرو بیٹھتے اس نے بولا تھا۔

میں آپ سے دور نہیں جانا چاہتا"

ناجانے کیوں اتنی بے۔بسی سے کہا گیا تھا کہ محمل بھی اداس ہوئی تھی۔

ابراہیم ہم دور نہیں ہورہے۔ کل رخصتی ہے اور کل میں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے آپ کے پاس آجانا ہے تو یہاں پر دوری کیسی؟

وہ پیار سے اُسے سمجھا رہی تھی مگر ناجانے کیوں ابراہیم کا دِل بضِد تھا کہ دوری اٹل ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں ابھی رخصتی چاہتا ہوں"

ابراہیم کی بات پر محمل نے بے۔یقینی سے اُسے دیکھا۔

" ابراہیم"

اس سے پہلے وہ کچھ بولتی ابراہیم اپنی سانسوں میں اس کی سانسیں الجھا گیا تھا اور وہ جو اس عمل کے لیے بالکل تیار نا تھی فقط گھبرا ہی سکی تھی۔پانچ منٹ بعد اپنی دلہن پر ترس کھاتے وہ دور ہوا تھا جبکہ محمل نظریں ملانے کے قابل بھی نا رہی تھی۔

"اب سکون ہوا مجھے۔ اب چلتا ہوں"

اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے وہ ہنسا تھا جو کہ شاید اس کی آخری ہنسی تھی۔وہ چلا گیا تھا مگر چاید ہمیشہ کے لیے۔کون جانے؟کہ یہ ان کی آخری ملاقات تھی۔

کون جانے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آج اس کے لیے بہت اہم دن تھا۔ ناجانے کیوں مگر ابراہیم کی طرف سے وہ پرسکون ہوگئی ی تھی کہ وہ دوسروں جیسا تو ہرگز نہیں تھا۔ وہ بہت پیارے دل کا مالک تھا۔

ارے ماشاللہ کتنی پیاری لگ رہیں ہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حیا نے کمرے میں آتے کہا تھا جبکہ وہ خود بھی کسی سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ کالے رنگ کی فراک میں ملبوس ، دوپٹہ کندھے پر ڈالے ، میک۔اپ میں وہ پیاری لگ رہی تھی۔

" تم بھی تیاری کرو بس اب امی تمہارا بھی سوچ رہی ہیں"

بہن کی بات پر اس نے شرمانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

" ہم تو آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں کہ کب وہ آئیں اور ہمیں لے جائیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے یوں کہنے پر محمل ہنس دی تھی۔

بارات سات بجے تک پہنچ جانی تھی جبکہ اب نو بج رہے تھے۔

" وہ لوگ فون نہیں اُٹھا رہے امی"

حیا کی بات پر رومیسہ بیگم نے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔

میری بیٹی کی تقدیر بھی ایسی ہی لکھی گ ئی ی ہے کیا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خود سے سوال کرتیں وہ کرسی پر بیٹھ گ ئی یں تھیں۔

"امی وہ دیکھیں "

ابھی دو منٹ ہی گزرے ہوں گے جب سامنے سے دولہا بنا ابراہیم آتا دکھائی ی دیا تھا جس کی نظر دلہن بنی محمل کی نم آنکھوں پر تھی۔

ایکسیڈینٹ ہوگیا تھا ہماری گاڑی کا۔اس وجہ سے سب پریشان تھے اور کال نا اُٹھا سکے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل نے دیکھا اس کے بازو پر پٹی بندی ہوئی ی ہے جبکہ ابراہیم کے دوسرے بھائی ی کے سر پر پٹی بندھی ہوئی ی تھی۔

”معاف کیجیے گا آنٹی۔میری وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی ی“

وہ رومیسہ بیگم کے قدموں میں بیٹھا تھا۔

وعدہ ہے میرا ساری زندگی وفا کروں گی

فقط تم میری ماں کی عزت کِیا کرنا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل نے نم ہوتی آنکھوں کو رگڑا تھا۔ سارا فنکشن سکون سے گزر گیا تھا۔ رخصتی کا وقت آیا تو ان سب کی آنکھیں نم تھیں۔ وہ گھر کی بڑی بیٹی تھی اور بیٹی بھی وہ جو کہ صبر کا رتک جانتی تھی۔ سب رو رہے تھے جبکہ وہ ہچکیوں سے رو رہی تھی۔

بس کردیں کتنا روئیں گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

روتے روتے حیا نے ان سب کو ہنسانا چاہا تھا جبکہ دور کھڑے زرباب نے اس لڑکی کو غور سے دیکھا تھا۔ رخصتی کردی گئی تھی سب واپس گھر آچکے تھے۔ گاڑی سے اُترتے وقت اس کی نظر زرباب پر پڑی تھی جو کہ گھر کے ٹیریس پر کھڑا کسی

سے کال پر بات کر رہا تھا۔ وہ شخص واقعی بہت پیارا تھا۔وہ کسی کی بات پر ہنس رہا تھا جب حیا نے دیکھا کہ اس کے گال پر ڈمپل پڑتا ہے۔

" حالہ "

گھر میں داخل ہوتی حالہ نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمم؟"

سوایہ نظروں سے پوچھا گیا۔

"میں زرا کچھ دیر تک آتی ہوں۔ واک پر جارہی ہوں"

یہ اس کا روز کا معمول تھا۔ وہ نکل۔جاتی تھی کہیں بھی کبھی بھی۔ جس ایریا میں وہ رہتے تھے وہاں آرمی کا ایریا ہونے کی وجہ سے لڑکیاں پرسکون ہو کر نکل سکتی تھیں۔ زرباب نے دیکھا کہ وہ گھر داخل ہیں ہوئی ی۔ وہ کال کاٹتا اس لڑکی کے پیچھے آیا تھا جہاں اس نے دیکھا کہ وہ آہستہ آہستہ قدم اُٹھاتی آئی س۔کریم پارلر میں جاچکی تھی۔

رات کے ایک بجے یہ اکیلی آئی سکریم لینے آئی ی ہے؟"

زرباب وہیں باہر ہی رُک گیا تھا کیا بھید کے وہ لڑکی اس کو خود کا پیچھا کرنے پر آرمی کیپٹن کے حوالے کردیتی۔ وہ باہر آئی ی تو زرباب کو دیکھ کر چونکی تھی۔ اس وقت وہ کسی بھی بات پر اس شخص سے الجھنا نہیں چاہتی تھی جبکہ وہ تھا کہ اس کا جی ہی نہیں لگتا تھا اس چھوٹی سی لڑکی کے بغیر۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور کوئی ی وقت نہیں مِلا تھا تمہیں یہاں آنے کے لیے؟"

سوالیہ نگاہیں اس معصوم کی جانب اُٹھیں تھیں۔

مجھ سے مُخاطِب ہیں آپ؟"

انتہائی ی اکڑ سے سوال کِیا گیا تھا جو کہ زرباب جعفری کو کچھ خاص پسند نا آیا تھا۔

نہیں میں تو پاگل خانے سے بھاگ کر آیا ہوں۔ دیواروں سے بات کرنا پسند ہے مجھے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جل۔ بھُن کر جواب دیا گیا۔

" دیکھیں زرباب "

اس لڑکی کے خود کا نام پکارنے پر زرباب کو محسوس ہوا تھا کہ جیسے آسمان پر بجلی چمکی ہو۔

" دِکھائی یں بیگم "

اور خود کو اس نئے نام سے پکارے جانے پر وہ چونکی تھی جبکہ زرباب نے سامنے آتے آفیسر کی طرف اشارہ کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میم اپنی پرابلم؟ یہ کیا لگتے ہیں آپ کے؟"

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی زرباب بول اُٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" سر بیوی ہیں یہ میری"

اتنے یقین سے کہا گیا تھا کہ خود حیا کو بھی شک ہوا تھا کہ کہیں واقعی وہ اُس نفسیاتی انسان کی بیوی نا ہو۔

کیا یہ سہی کہہ رہے ہیں میم؟"

حیا سے سوال۔کیے جانے پر وہ گڑبڑایا تھا۔

" نہیں"

بوکھلاہٹ میں وہ نفی کرچکی تھی جبکہ زرباب کا جی چاہا تھا کہ سامنے پڑے پتھر سے اپنا سر دے مارے۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"میرا مطلب ہے ہاں"

اپنی بات پر آفیسر کو مطمئن کرتی وہ وہاں سے آگے بڑھ گئی تھی جبکہ وہ شخص جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہیں کھڑا رہا تھا۔اس نے پیچھے دیکھا تو وہ کہیں بھی نہیں تھا شکر کا کلمہ پڑھتی وہ آگے بڑھی جب ایک دیوار بنے شخص سے ٹکرائی سامنے زرباب کو دیکھ کر وہ پھر سے منہ بنا گئی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"بیوی ہی کیوں بولا؟ بہن بھی بوسکتے تھے"

اپنی بات مکمل۔کرتے زرباب کو دیکھا تھا اس نے۔

شکل دیکھو اپنی۔ کہیں سے بھی مجھ جیسے پیارے آدمی کی۔ بہن لگتی ہو؟"

اپنی بات مکمل کرتے وہ حیا کے ہاتھ سے آئی سکریم لے چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو نوکرانی بنا لیتے بیوی کیوں بنایا؟ "

غصے سے اس شخص سے مخاطِب ہوتی وہ اپنی آئی سکریم چھین چکی تھی۔

" اوہ۔ چلو نیکسٹ ٹائی م نوکرانی ہی کہوں گا"

وہ۔ یہ۔کہتا اپنے گھر جاچکا تھا جبکہ وہ بھی اس کے گھر کے دروازے کو گھورتی اپنے گھر میں داخل ہوئی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کمرے میں موجود بیڈ پر پھولوں کے درمیان بیٹھی ایک پھول ہی لگ رہی تھی۔

ابراہیم کا نا آنا اس کو ڈرا گیا تھا۔ سخت سر درد کے سبب اس نے جیولری اُتارنا چاہی تھی اور ڈریسینگ کے سامنے آبیٹھی تھی جب وہ دروازہ کھولتا اندر داخل ہوا تھا۔ ابراہیم کو آتا دیکھ اسکے دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی ی تھیں اور آنکھیں واپس نم ہوئی ی تھیں۔اس کی طرف قدم بڑھاتے وہ مسکرایا تھا۔ آخر منزل مکمل ملی تھی تو کون کافر خوش نا ہوتا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ کا کیا خیال تھا کہ میں وعدِہ وفا کر کے آپ کو بیچ راہ میں چھوڑ جاؤ ں گا۔“

آپ کو میری محبت کا اندازہ ابھی بھی نہیں ہوا محمل؟

وہ محمل کے روبرو کھڑا اُسے خود کے قریب تر کیے پوچھ رہا تھا جبکہ وہ تو فقط ابراہیم کو خود کے سامنے پا کر رونے والی تھی۔

مجھے لگا آ۔۔آپ بھی چلے گئے۔۔میں جِسے قریب رکھنا چاہتی ہوں وہ مجھ سے دور چلا جاتا ہے

اس کی آنکھ سے گِرتا ایک آنسو ابراہیم کو اپنے دل پر گِرتا محسوس ہوا تھا۔

" ششش خاموش ہوجائیں۔ میں پاس ہوں اور ہمیشہ رہوں گا"

اس نے نرم حصار میں اپنی دلہن کو لیا تھا جو کہ سکون سے اب اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی۔

ویسے دلہن بن کر کیسا لگ رہا ہے ؟"

اس کے نرم ہاتھوں کی مہندی دیکھتے سوال کیا گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" بہت برا"

منہ بنا کر محمل نے کہا تھا جس پر وہ ہنسا تھا۔

وہ کیوں؟"

اتنی پیاری سی دلہن کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے اس نے سوال کیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں تھک گ ئی ی ہوں بہت"

وہ شکل سے ہی تھکی ہوئی ی لگ رہی تھی جبکہ آنکھیں لینز کی وجہ سے پہلے ہی سرخ ہورہی تھیں۔

" ابھی سے تھک گ ئی ی ہیں؟ ابھی تو بہت سی منزلیں باقی ہیں"

ابراہیم کی معنی خیز پر اس کی دل کی دھڑکنیں تیز ہوئی یں تھیں اور نظریں شرم سے جھُکیں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میری منہ دِکھائی ی؟"

حق سے ہاتھ پھیلایا گیا تھا جبکہ اتنے پیارے انداز سے وہ جی جان سے مسکرایا تھا مگر شاید کھڑکی سے جھانکتے چاند نے نصیب پڑھ کر اُداسی اوڑھ لی تھی۔

پورا کا پورا مل گیا ہوں ابھی بھی کچھ چاہیے آپ کو؟"

ابراہیم نے محمل کو قریب کرتے کہا تھا جس پر وہ مسکرائی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے ہمیشہ ہمسفر کا سوچ کر ڈر لگتا تھا ابراہیم۔میرے بابا نے میری امی کو فقط اس لیے طلاق دی کیونکہ انھوں نے تین بیٹیوں کو جنم دیا تھا اور آج میں آپ سے سوال کر رہی ہوں کہ کیا آپ بھی مجھے؟

اس سے پہلے وہ بات مکمل کرتی ابراہیم نے اس کے لبوں پر ہاتھ رکھا تھا۔

میں نے زندگی میں تین عورتوں سے محبت کرنا چاہی ہے محمل۔ ایک اپنی ماں سے ایک آپ سے اور ایک اپنی بیٹی سے کرنا چاہوں گا بلکہ۔ میں تو دعا کرتا ہوں کہ رب ، مجھ دس بیٹیاں دے آمین

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کی بات سن کر محمل حیران ہوئی ی تھی اور دو پل میں اس کے انداز ر دور ہ ئی ی تھی جبکہ وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا تھا۔زنگی حسین تھی بہت زیادہ حسین مگر محمل ابراہیم کے لیے نہیں تھی یہ بات وہ بہت جلد جان لینے والی تھی۔

وہ صبح اُٹھی تو ہاسٹل کی صبح اسے بہت پیاری لگی تھی۔ اس نے فون اُٹھایا تو وہاں ماہ۔ بیر کی تصویر دیکھ کر اس کی صبح مزید حسین ہوگ ئی ی تھی۔ اس نے انسٹاگرام پر اپنی صبح کی تصویر لگائی ی تھی جسے ہمیشہ کی طرح وہ محفوظ کرچکی تھی۔

" مالا میر"

وہ اپنے نام کے ساتھ میر لگایا کرتی تھی کیونکہ اُسے وہ پیارا سا لڑکا بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ اُٹھی یونی کے لیے تیار ہوئی ی اور وہاں آگ ئی ی جبکہ کلاس میں واحد حالہ کو سوتا دیکھ وہ ہنسی تھی۔

"تم کالج آتی ہی کیوں ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ایک مرتبہ حالہ سے سوال کیا تھا جسکے جواب میں وہ لاجواب ہوگ ئی ی تھی۔

"سونے"

یک۔ لفظی جواب دے کر ہمیشہ کی طرح وہ خاموش ہوگ ئی ی تھی۔ میڈیکل کی فیلڈ رکھ کر جہاں لوگوں کی نیند اُڑجاتی تھی وہیں اس لڑکی کو زیادہ نیند آتی تھی۔

" اُٹھو حالہ"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ۔اس اسکو اُٹھا رہی تھی جبکہ وہ سدا کی نکمی فقط سو ہی رہی تھی۔

" مت تنگ کرو مجھے"

واپس کرسی پر سر رکھتی وہ سوگ ئی ی تھی جب اچانک کسی کی آواز پر اس کی ساری نیند بھک سے اُڑی تھی۔

"ہاں مت تنگ کریں بیٹی کو سونے دیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پرنسپل کی آواز پر وہ لڑکی سر پکڑ کر بیٹھ گ ئی ی تھی۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتا سارا سال سو کر بھی آپ اتنی اچھی پوزیشن لے کیسے لیتی ہیں؟

پرنسپل کی۔ طنزیہ بات پر وہ۔ مسکرائی ی تھی۔

" سر میں خواب میں پڑھ رہی ہوتی ہوں"

یہ کہہ کر وہ وہاں سے نکل گ ئی ی تھی جبکہ پیچھے مالا پرنسپل کی گھوریاں برداشت کر رہی تھی

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سو کر اُٹھی تو اپنے آپ کو اس شخص کے حصار میں پایا۔ رات کو اس نے محمل کو ایسے چھوا تھا جیسے کوئی ی کسی خوبصورت غلاب کو چھوتا ہے۔ اسنے چاہاکہ وہ ساری عمر بس اس چہرے کو حفظ کرتی رہے۔

" گڈ مارنِنگ مائے ورلڈ"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کو جاگتا دیکھ ابراہیم نے جھک کر اس کا ماتھا چوما تھا۔

" مارنِنگ"

صبح کو حسین بناتے وہ اُٹھ کر بیٹھی تھی جب ابراہیم نے اُسے واپس لِٹایا تھا۔

"مجھے ابھی نیند آرہی ہے"

محمل کو اک مرتبہ پھر سے حصار میں لیتے ابراہیم نے کہا تھا جس پر وہ مسکرائی ی۔

"روز میں سُلاتی تھی جو آج سُلاؤ ں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ فی۔الوقت باتوں کے موڈ میں نہیں تھا تب ہی اس کو خود میں الجھا کا تھا۔ کافی وقت بعد اس کو اپنے حصار سے آزادی بخشی تو محمل نے سانس لیا۔

جس طرح کے آپ کے حالات ہیں نا؟ میں بہت جلد آپ کے بازوؤں میں ہی مرجاؤں گی

،،محمل کی بات پر وہ ہنسا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جان میں فقط آپ کی جان نکال سکتا ہوں فی۔الحال میرا آپ کو مارنے کا کوئی ی ارادہ نہیں۔ زندگی حسین لگ رہی تھی ان دونوں کو۔

"اچھا چلیں اب تیار ہوجائیں پھر نیچے چلتے ہیں"

اس کی بات پر اثبات میں سر ہلاتی وہ واشروم میں جاچکی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دن۔تیزی سے گزر رہے تھے۔ ابراہیم اور محمل کی دعوتیں شروع ہوچکیں تھیں۔ حالہ کالج جارہی تھی۔ میڈیکل کی فیلڈ ہونے کے سبب وہ بہت مصروف رہتی تھی جبکہ مالا بھی میڈیکل کی ہی تھی مگر وہ جان چھڑواتی تھی پڑھائی ی سے۔

" سنو تم وہاں جا کر بیٹھو میں چائے لے کر آتی ہوں کیفے سے "

مالا کی بات پر وہ سر ہلاتی جا کر کرسی پر بیٹھ گ ئی ی تھی جب اُسے محسوس ہوا کہ کوئی ی ہے جو اس کو دیکھ رہا ہے۔ اس نے نظریں گھُمائی یں تو کوئی ی بھی نا تھا۔ وہ بہت دنوں بعد اس کے کالج آیا تھا۔ اس کے دل میں یہ تھا کہ ناجانے وہ آئی ی ہو یا نا آئی ی ہو۔ آفس جاتے وقت اس کو پیاس محسوس ہوئی ی تو وہ پانی کی بوتل لینے کاؤنٹر پر رُکا جبکہ کاؤنٹر پر موجود لڑکی کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

بھئ ی اس دن تو میں ایک سو ساٹھ روپے کی کافی کا کپ لے کر گ ئ ی تھی اور آج آپ کہہ رہے ہیں کہ تین سو ساٹھ؟ رہنے دیں بس اپنے پاس ہی رکھیں یہ کافی۔ بس مجھے دو چائے کے کپ دے دیں

ماہ۔بیر نے محسوس کیا کہ وہ لڑکی بہت بولتی ہے وہ چائے کا کپ لے کر چلی گ ئ ی تھی۔

کہاں رہ گ ئ ی تھی تم؟"

وہ جو کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی مالا کو آتا دیکھ کر بولی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ہاں وہ بس منہ ماری ہوگ ئی ی تھی میری "

مالا کی بات پر اس نے مالا کو دیکھا تھا جو ہر ایک سے فضول میں ہر وقت لڑنے کو تیار رہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ تم نے غور کِیا کہ ہماری شکلیں کتنی مِلتی ہیں؟ یار ہو بھی تو سکتا ہے نا کہ ہم جڑواں ہوں اور ہسپتال میں کوئی ی مجھے اُٹھا کر لے گیا ہو؟

مالا نے انجانے میں ہی سہی مگر حقیقی بات کہی تھی جس پر اس نے بھی اس لڑکی کو دیکھا جو واقعی اس کی کاپی تھی۔

" تم ڈرامے کم دیکھا کرو "

حالہ نے یہ کہتے چائے کا کپ اُٹھایا تھا جو کہ گرم ہونے کی وجہ سے اس کے کپڑوں پر ہی گِر چکی تھی۔

" شِٹ "

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے منہ سے فقط یہ ہی نکلا تھا۔

" بہن شِٹ کا مطلب بھی پتا ہے؟ جاؤ جا کر واش کرو اِسے"

اس کو لتاڑتے مالا نے کہا تھا۔وہ جلد از جلد واشروم کی طرف گ ئی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ایکس۔کیوز می"

آفس کے پاس س گزرتے اس نے کہا جو کہ سرخ رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس بالوں کی پونی بنائے اس کو حالہ ہی لگی تھی۔

اگر یہ حالہ ہے تو وہ کون تھی؟"

مالا کو یاد کرتے وہ کیسے گیا تھا جہاں مالا ایک کرسی پر خود بیٹھی تھی اور دوسری کرسی پر اپنے پاؤں رکھے ہوئے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اردو ناول اور سٹوریز کی سب سے بڑی ویب سائٹ

www.urdunovelbank.com

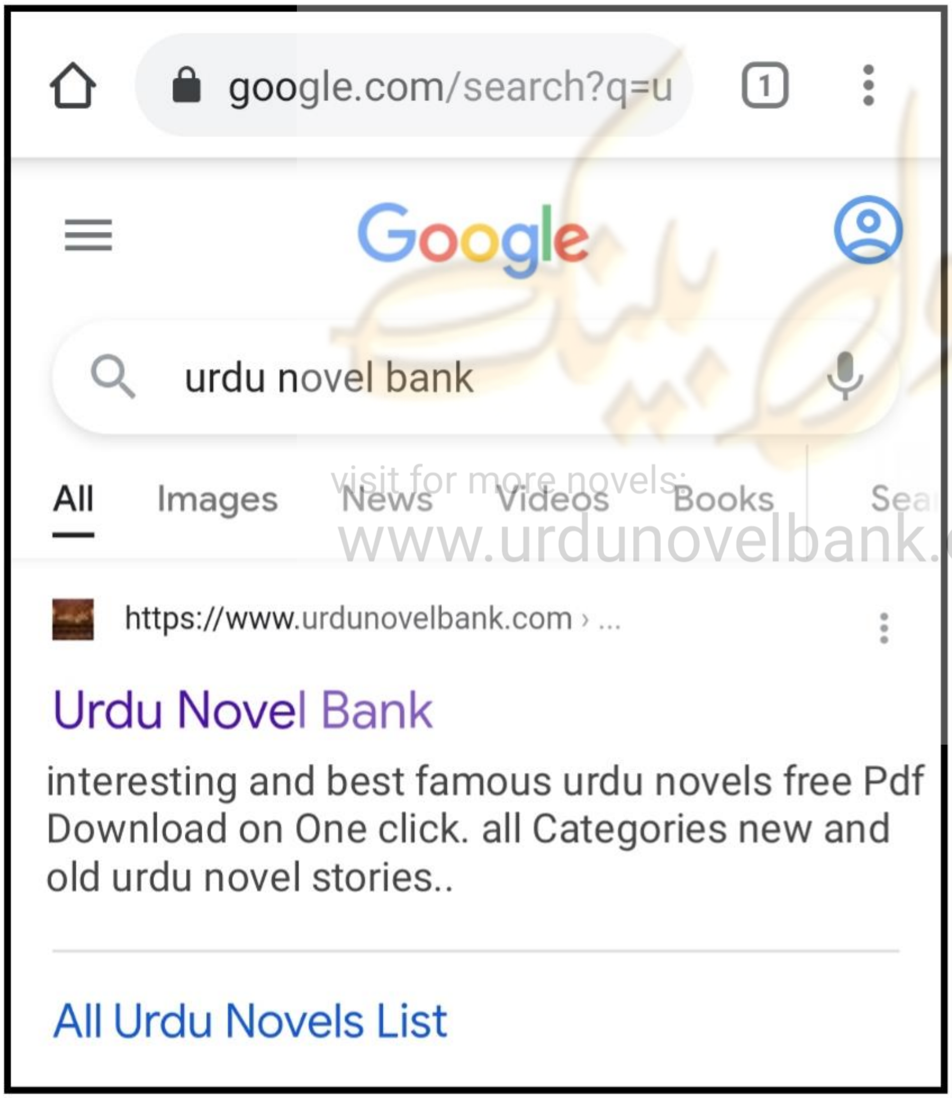

Urdu Novel Bank website

جہاں ملے آپ کو نئے اور اچھے معیاری ناول تمام کیٹگری میں۔۔۔

گوگل پر ٹائپ کریں

Urdu Novel Bank

اور ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کریں ہزاروں مکمل ناول مفت میں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

" محبت زندگی کے فیصلوں کو الجھا کر رکھ دیتی ہے ارحم

وہ یونیورسٹی صرف اپنے دوستوں سے ملنے آتا تھا۔ کبھی بھی کوئی ہی کلاس اس نے اٹینڈ نا کی تھی اور نا ہی اس کو شوق تھا۔ اس نے یونی میں قدم رکھا تو سامنے ہی اس کو دیکھ کر برا سا منہ بنا کر رہ گ ئی ی۔

" صبح صبح ہی ایسی چیزوں کو دیکھ۔لیا اب سارا دن خراب گزرے گا رمل"

اپنی دوست کو کہتے وہ زرباب کے پاس سے گزری تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

او ایکسکیوزمی؟"

زرباب نے اس کو اگنور کِیا نا کیا تھا۔

نو ایکسکیوزڈ" وہ بھی ایٹیٹیود سے یہ کہتی کلاس میں جانے لگی تھی جب سامنے سے آتی لڑکی پر اس کی نظر پڑی جو کہ دور سے ہی زرباب کو دیکھتے اس کو آوازیں لگا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Hey..Meerah after so long? where were uh?

میرا سے سوال کر کے وہ اس کے گلے ملا تھا جبکہ اس کو اگنور کرتی حیا کلاس میں جاچکی تھی۔ گھر آئی ہتو شام ہوچکی تھی۔ ہلکی۔ہلکی بار ہورہی تھی۔ وہ حالہ کی طرح بارش کی دیوانی نہیں تھی ہاں مگر وہ کبھی کبھی بھیگ جاتی تھی۔ناجانے کیوں مگر اس کا دل آج بے۔حد اداس تھا۔ چائے کا کپ لیے اوپر آئی ی تو چھت پر رونق کا سا سماں تھا۔ حالہ کو چوزے اچھے لگتے تھے اور اس نے لاتعداد چوزے چھت ہر رکھے ہوئے تھے۔ حیا کو ان س ڈر لگتا تھا تب ہی سائیڈ پر جا کر بیٹھ گ ئی ی۔ اس کی نظر ساتھ چھت پر پڑی تو کوئی ی بھی نا تھا۔ پا نہیں کیوں مگر اس کی خواہش تھی کہ وہ وہاں ہوتا لیکن پھر اس کو لڑکی کے پاس جانا یاد آیا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمم سمجھتا کیا ہے خود کو؟ بہت پیارا ہے؟ بدتمیز کھڑوس ٹھرکی۔"

اس کی چھت سے منہ موڑے وہ کہی جارہی تھی جب اس کو محسوس ہوا کہ اس کے پیروں میں کوئی ی ننھی نرسی چیز آئی ی ہو۔ اس سے پہلے وہ دیکھتی چوزے نے اس کے پاؤں پر چونچ ماری تھی جس پر اس کو ہارٹ اٹیک ہونے والا تھا۔ اس کی چیخ سنتے اپنے گھر کی بالکنی میں کھڑا زرباب چھت پر آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ماماااااا"

وہ بس آنکھیں بند کیے ان سب کے درمیان کھڑی تھی جو کہ اب اس لڑکی کے گرد گھومے جارہے تھے۔

اوئے کیا ہوا ہے؟"

زرباب کو سمجھ نا آیا تھا کہ وہ کیوں چیخ رہی ہے۔

حالہ "۔"

چیختے ہوئے اس نے حالہ کو بلایا تھا جو کہ گھر تھی ہی نہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

صبح ہوتے ہی وہ اُٹھ جایا کرتی تھی۔ آج بھی وہ جلدی سے اُٹھ کر کمرہ سمیٹ چکی تھی۔اس کے علاوہ اب وہ گھر کے باقی کام بھی خود کرتی تھی۔ نا اس نے زیادہ دیر دلہن بنے رہنے کی زحمت کی تھی اور نا ہی کسی نے اس کو بننے دیا تھا۔ وہ اپنے گھر بھی کام کرنے کی عادی تھی اور یہاں بھی وہ زیادہ دن نا بیٹھی تھی۔ ایک شخص جو اُس کے لیے نعمت تھا وہ تھا ابراہیم۔ ہر دن اس کا پیار بڑھتا جارہا تھا اور یہ اس کے سکون کا باعث تھا۔ وہ کچن میں مصروف تھی جب اس کی ساس آئی یں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کھانا بنا لیا تم نے؟"

اپنی ساس کی بات پر انھوں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

"جی سب بن گیا ہے"

یہ کہتے اس نے کچن کی سلیپ صاف کی تھی۔

"بھئی ی ایک چیز تو طے ہے کہ تم کام بہت اچھے کرتی ہو"

اتنے دنوں میں شاید پہلی بار انھوں نے اس کی تعریف کی تھی۔

"بیٹا اب میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے دادی بنا دو جلدی سے"

ان کی بات پر اس کا کام کرتا ہاتھ رُکا تھا۔

"آنٹی یہ تو رب کے کام ہیں۔ وہ جب چاہے گا نواز دے گا"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

انکی۔بات اس کی ساس نے بھی اثبات میں سر ہِلایا تھا مگر وہ ڈر رہی تھی اپنے نصیب سے۔ رات کا کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا۔ ابراہیم آج لیٹ آیا تھا۔ نومبر کی اوائل راتیں ٹھنڈی ہوتی تھیں۔ وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی ی تھی جب

وہ کمرے میں آیا۔ یہ شادی کا پہلا ایسا دن تھا کہ وہ تیار نہیں ہوئی ی تھی نہیں تو ابراہیم کے آنے سے پہلے وہ ضرور تیار ہوا کرتی تھی۔

"ہیلو بیگم"

وہ سخت تھکا ہوا تھا اس وجہ سے آتے ہی لیٹ چکا تھا۔

کیسے ہیں؟"

وہی آسودگی دیکھ کر ابراہیم پریشان ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں ٹھیک ہوں۔ میری بیوی کیسی ہے؟"

اس کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھتے ابراہیم نے کہا۔

"ابراہیم"

اس کا یوں چہرہ دیکھ کر ناجانے کیوں وہ روپڑی تھی۔

محمل کیا ہوگیا؟ کیوں رو رہی ہیں؟"

کسی نے کچھ کہا ہے؟

اپنی رخصتی کے بعد وہ آج روئی ی تھی جس پر وہ پریشان ہوا تھا۔

" کچھ نہیں بس امی یاد آرہیں تھیں"

آنسو صاف کرتے اس نے کہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ہاں تو لے جاتا ہوں نا یار"

ابراہیم نے اُٹھتے ہوئے کہا۔

"نا۔۔آج دل نہیں"

محمل کی بات پر ابراہیم نے اس کے بدلتے موڈ کو دیکھا۔

محمل میں صرف شوہر نہیں ہوں دوست بھی ہوں اپنی بیوی کا۔ مجھے بتائیں کیا ہوا؟

اس نے محمل کا ہاتھ پکڑتے کہا۔

"آنٹی کہہ رہیں تھیں کہ وہ بچے۔۔"

اس کی بات کا مفہوم سمجھتے وہ مسکرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" اپنی آنٹی سے کہیں کہ بچوں کے بابا کو زیادہ جلدی ہے بچوں کی

محمل کے چہرے کو دیکھتے کہا گیا جس پر وہ پلکیں جھکا گ ئی ی۔

ابراہیم آپ کو پتا ہے؟ جب میں پیدا ہوئی ی تو بابا کو لگتا تھا کہ بیٹا ہوگا مگر جب میں ہوئی ی تو انھوں نے دل پر پتھر رکھتے مجھے قبول کرلیا لیکن جب حیا ہوئی ی تو

بابا نے ماما کو کہا کہ اب کی بار اگر بیٹا نا ہوا تو میں تمہیں طلاق دے دوں گا اور آپ

"کو معلوم ہے؟ جب حالہ ہوئی ی تو ماما کو بابا نے طلاق دے دی

ابراہیم نے دیکھا محمل کی آنکھیں نم تھیں اس نے محمل کے گرد حصار باندھا

مطلب وہ اس بات سے ڈر رہی تھی کہ اگر بیٹی ہوئی ی تو ابراہیم اسے بھی چھوڑ

دے گا۔

محمل۔ آپ کو پتا ہے میں اپنی ہر دعا میں اب بیٹی ہی مانگوں گا کیونکہ مجھے دنیا کو

دِکھانا ہے کہ بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابراہیم کی بات پر محمل کا دِل ہلکا ہوا تھا مگر سچ تو یہ تھا کہ محمل کو اب بھی ڈر ہی

لگتا تھا اور یہ ڈرنا بغیر کسی وجہ کے نہیں تھا یہ بات اُسے بہت جلد معلوم ہونے

والی تھی۔

اوکے کلاس آج کے لیے جتنا بھی تھا ہم نے پڑھ لیا۔ اب ہم یہ کریں گے کہ ہماری کلاس کی ایک مشہور ہستی یونی چھوڑ کر جارہی ہیں تو ہم ان سے تھوڑی بہت باتیں کرتے ہیں "

وہ جو آج شاید پہلی مرتبہ کلاس میں آیا تھا وہ بھی صرف مرحا کے لیے۔ میم کی بات سن کر اس نے کلاس کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" کون جارہا ہے؟

جی۔آر کی بات پر میم نے حیا کی طرف دیکھا جس پر سب حیران ہوئے۔

"حیا۔؟

تقریبا سب نے ہی اس کا نام پکارا تھا جس پر وہ چہرہ جھکا گ ئ ی تھی۔ زرباب نے دیکھا وہ مرجھائ ی ہوئ ی لگ رہی تھی۔

کیوں جارہی ہیں آپ؟"

میم کی بات پر اس نے نظر اٹھائ ی۔

" وہ میری شادی ہے"

اور یہ بات سنتے ہی پانی پیتے زرباب کو کھانسی ہوئ ی تھی اور اتنا زیادہ پھندہ لگا تھا کہ اس کی آنکھیں سرخ ہوگ ئ ی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا ہوگیا زرباب؟"

میم۔کے استفسار پر اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہوا تو کچھ بھی نہیں۔"

زرباب یہ کہتا سرخ آنکھوں حیا کو دیکھتے کلاس سے نکل گیا تھا۔

ہوا تو کچھ بھی نہیں۔

ہاں مگر یہ بھی ہے کہ ہوا تھا بہت کچھ۔۔۔۔

وہ گھر آ تو گیا تھا مگر اس کا دل بے۔حد اداس تھا۔ رات کو اُسے پارٹی میں جانا تھا جس کے لیے اس کا بالکل بھی دل نہیں تھا۔ وہ نیچے آیا تو اپنی ماں کو لاؤنج میں بیٹھا دیکھ وہیں آگیا۔

امی؟ "

ماں کو دھیمے لہجے میں بلایا گیا جس پر نسرین بیگم نے اس کو حیرت سے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سورج مغرب سے نکلا ہے شاید؟"

پوچھتے ساتھ ہی وہ ہنس دیں تھیں کہ آج کافی عرصے بعد ان کے بیٹے نے انھیں نسرین بیگم کے بجائے امی کہا تھا۔

ہیں تو آپ میری ماں ہی نا؟"

ناراضگی جتائی ی گ ئ ی۔

"غلطی سے"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اپنی ماں کی بات پر اس کا منہ لال ہوگیا تھا۔

یار امی ساتھ والوں کے گھر ایک اور شادی ہورہی ہے؟ "

زرباب کی بات پر نسرین بیگم نے فون سے نظریں ہٹائی یں۔

" ہاں مگر ابھی تو نہیں دو تین مہینے تک کا ہے ٹائم"

نسرین بیگم کی بات پر اُسے الجھن ہوئی کہ اتنی جلدی یونی چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی۔

آج کی صبح عجیب سی تھی۔لیٹے لیٹے اس کا دل گھبرایا تھا۔ وہ اُٹھ کر بیٹھی تو اس نے محسوس کیا کہ سر چکرا رہا ہے۔ گھڑی پر نظر پڑی تو گیارہ بج گئے تھے۔ ابراہیم آفس جاچکا تھا جبکہ وہ سکون سے سوئی ہی رہی تھی۔ اپنی غیر اہم نیند کو کوستی وہ فریش ہو کر بمشکل نیچے آئی تھی جہاں اس کی ساس محلے کی کسی عورت کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھیں۔

"اسلام۔وعلیکم۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سلام کرتے وہ بھی وہیں آ بیٹھی تھی۔

"بیٹا طبیعت ٹھیک ہے؟ ابراہیم کہہ رہا تھا کہ تم بیمار ہو؟"

ساس کی بات پر اس نے چکراتے سر کو اگنور کیا۔

" جی آنٹی بس چکر سے آرہے تھے"

اس کی بات سنتے ہی اس کی ساس کی آنکھیں چمکیں تھیں۔

چلو بھئی ی سمینہ تیاری کرلو دادی بننے کی"۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محلے کی عورت کی بات پر محمل کو حیرت ہوئی ی۔ اس کو ایسا کچھ محسوس نا ہوا تھا کہ وہ امید سے ہے۔باہر بارش برسنا شروع ہوچکی تھی۔ وہ آسمان کی نیلاہٹ کو کالے رنگ میں بدلتا دیکھ رہی تھی۔

"آنٹی میرا دل گھبرا رہا ہے"

عورتوں کے جانے کے بعد وہ بولی تھی۔

" ارے بیٹا ابراہیم کو آنے دو۔ وہ ڈاکٹر کے پاس لے جائے گا"

اپنی ساس کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلایا مگر وہ اس بات سے ناواقف تھی کہ یوں ہی دل نہیں گھبرا جاتے ، یوں ہی دل نہیں دہل جاتے۔ وجہ کوئی ی بھی ہو پر ہوتی ضرور ہے۔ آہستہ آہستہ دن گزر رہا تھا۔ سب کام کر کے وہ کمرے میں آئی ی تو مسلسل بجتے فون نے اس کو متوجہ کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہیلو حالہ کیسی ہو؟"

حالہ کی کال اُٹھاتے اس نے کہا تھا۔

آ۔۔آپی نیوز دیکھی؟ "

اس ک بات کا مطلب سمجھے بغیر وہ بارش کو دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا ہے حالہ؟"

حالہ کو محسوس ہوا کہ وہ بے۔ خبر ہے۔

زندگی اُجڑ گ ئی ی ہے آپ کی اور آپ بے۔ خبر ہیں؟"

حالہ کی بات پر اس کا دل لرزا تھا۔

کیا بول رہی ہو؟ ہوش میں ہو؟"

حالہ رو رہی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ کیوں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پ۔۔آپی ابراہیم بھائی ی کا ایکسیڈینٹ ہوگیا تھا۔ ان کی گاڑی کو آگ لگ گ ئی ی تھی۔ وہ گاڑی میں تھے آپی؟۔ وہ۔۔۔

ناجانے حالہ کیا کیا بول رہی تھی لیکن وہ ادھر ہی بیٹھی اور بیٹھتی چلی گ ئی ی تھی۔ یعنی دل فضول میں ہی نہیں گھبرا رہا تھا۔یعنی سب ختم ہونے کو تھا؟ یعنی

ابراہیم۔۔؟ اس سے پہلے وہ کچھ سوچتی وہ سوچنے کی حِس سے بے۔پرواہ گِر چکی تھی۔

کیا ہوا ہے آنٹی سب ٹھیک ہے؟"

وہ سب جلدی سے گھر سے نکلے تھے جب زرباب نے حالہ کی سرخ آنکھیں دیکھیں اور یہ دیکھا کہ اس کی جل۔گگڑی بھی رو رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بیٹا وہ محمل کے شوہر کا ایکسیڈینٹ۔۔۔"

میمونہ بیگم کے بتانے پر زرباب فورا گاڑی نکال لایا تھا۔ وہ سب ٹیکسی میں جانے والے تھے لیکن ابھی اس کو ڈھونڈنے میں وقت لگنے والا تھا اس وجہ سے وہ سب اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئے تھے۔وہاں پہنچتے ان سب نے دیکھا کہ ابراہیم کا تو گھر

ہی اجڑ گیا تھا۔ کون آرہا تھا۔ کون جارہا تھا کوئی ی نہیں جانتا تھا۔ نسرین بیگم کا رو رو کر برا حال تھا جبکہ انھوں نے دیکھا کہ محمل کہیں نہیں تھی۔ حالہ اور حیا کمرے کی جانب بڑھیں تھیں جہاں وہ بے۔ہوش پڑی ہوئی ی تھی۔

" آپی اُٹھیں۔۔۔آپی "

روتے روتے حیا نے اس کے چہرے پر پانی ڈالا تھا جس پر وہ ہوش میں آئی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ح۔۔حالہ ؟ کیا ہوا؟ وہ تم۔م۔کیا کہہ رہی ؟ تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ کیا ہوا ہے ؟ بولو نا؟

محمل کا سرخ چہرہ دیکھ کر حالہ کا جی چاہا تھا کہ سب کچھ ٹھیک کردے۔

"آپی۔"

حیا روتی ہوئی ی اس کے سینے سے لگی تھی۔

کیا ہوگیا تم دونوں کو؟ کیوں رو رہی ہو اور ابراہیم؟ وہ کہاں ہیں۔؟ ہٹو پیچھے سات بج گئے ہیں وہ آگئے ہوں گے

وہ ان دونوں کو پیچھے ہٹاتی ننگے پاؤں باہر بھاگی تھی۔نیچے آئی ی تو سفید چادریں بِچھ رہیں تھیں۔ نسرین بیگم نے اس کو دیکھا تو اس کے قریب آئی یں تھیں۔

"محمل"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کا نام پکارتے انھوں نے محمل کے سر سے اترتا دوپٹہ ٹھیک کِیا تھا۔

یہ سب کیا ہورہا ہے آنٹی؟ سات بج گئے ہیں ابراہیم آنے والے ہیں۔ آپ کو پتا ہے نا ان کو زیادہ لوگ نہیں پسند تو یہ سب لوگ یہاں کیوں ہیں؟ کیا ہوگیا ہے سب کو۔ سب رو رہے ہیں؟

نسرین بیگم کو اس لڑکی پر ترس آیا تھا جبکہ وہاں موجود ہر شخص کی آنکھیں نم ہوئی یں تھیں۔

ابراہیم اس دنیا میں نہیں رہا محمل۔ میرا بیٹا مرگیا، تمہارا سہاگ مرگیا۔ وہ تم سے بہت پیار کرتا تھا محمل وہ چلا گیا۔۔ سب کو چھوڑ کو چلا گیا۔

نسرین بیگم کی بات پر وہ ہنسی اور ہنستی ہی چلی گ ئی ی۔

سب میرے ساتھ کتنا گھٹیا مزاق کر رہے ہو نا؟ ابھی۔ ابھی میری بات ہوئی ی تھی ان سے۔ تین بجے۔ انھوں نے کہا تھا وہ آرہے ہیں۔ ابھی آجائی یں گے "دیکھنا۔۔ وہ

وہ یہ کہتی باہر کی۔ جانب بھاگی تھی جہاں پر زرباب جو جانے کے لیے رکا تھا وہیں تھم گیا تھا۔

آ۔۔آپی؟"

زرباب اور حیا نے ایک ساتھ اس کو باہر جانے سے روکا تھا اور وہ دوبارہ سے بے ہوش ہوگ ئی ی تھی۔

''

چند دی چاندنی بڑی سوہنی لگن لگی ہے توانوں؟

وہ آج پھر سمندر کے کنارے آکھڑا ہوا تھا۔ چاند کو دیکھتے مسکرا رہا تھا جب ایک عورت کی آواز پر پلٹا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے دیکھا وہ وہی بوڑھی عورت تھی جو کہ ہر مرتبہ اس کو ادھر ہی دکھائی ی دیتی تھی۔

" ہاں کیونکہ میری والی بھی بالکل چاند جیسی ہے"

اس کی بات پر وہ عورت مسکرائی ی تھی۔

" اس کے نام کے معانی بھی چاند کی روشنی کے ہی ہیں"

بوڑھی عورت کی بات پر وہ حیران ہوا۔

آپ کو کیسے پتا؟"

اس کی بات پر وہ ہنسی۔ ماہ۔ بیر نے دیکھا اس عورت کا رنگ کالا مگر آنکھیں کشش والی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" وہ تیرے نصیب میں نہیں ہے بیٹے"

وہ بھڑک ہی تو گیا تھا اس بات پر

" نا بھی ہوئی ی نصیب میں تو میں بنا لوں گا اسے اپنا نصیب"

وہ یہ کہتا مغرور آنکھیں لیے وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ وہ عورت مسکرائی ی تھی۔

اس عورت کی بات کو اگنور کرتا وہ تیز گاڑی چلاتا حالہ کے گھر کے باہر آرکا تھا۔ جو بھی تھا وہ لڑکی اب اس کو اس کے پاس ہی چاہیے تھی۔ جو کچھ اس نے سوچا تھا وہ سب بغیر سوچے سمجھے وہاں آگیا تھا۔

وہاں آیا تو گھر کو مکمل دس منٹ وہ گھورتا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی گاڑی کے پیچھے ایک گاڑی آکر رکی ہے اور وہ کوئی ی اور نہیں بلکہ حالہ ہی تھی۔ وہ بھی گاڑی سے اتر کر حالہ کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔ وہ شاید جلدی کی وجہ سے دروازہ کھلا چھوڑ گ ئی ی تھی جس کی وجہ سے وہ اندر آچکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ گھر خالی تھا۔ اپنے اندازے سے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ لڑکی الماری میں جھکی ہوئی ی تھی اور اس کا دوپٹہ بیڈ پر تھا۔ ماہ۔ بیر کو یہاں آنا خود کی غلطی محسوس ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ؟"

لڑکی کا نام پکارتے وہ خود بھی پچھتایا تھا۔ اس لڑکی نے پیچھے کی جانب دیکھا تو ماہ۔بیر کو خود کے سامنے دیکھتے اس کا جی چاہا کہ بس دیکھتی ہی رہی۔ ماہ۔بیر یہ بات نہیں جانتا تھا کہ اس وقت اس کے سامنے موجود وجود حالہ کا نہیں مالا کا ہے۔ مالا کا جی چاہا تھا کہ کسی خواب کی طرح بس اس کو دیکھتی ہی رہے۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے حالہ۔ میں ماہ۔بیر ہوں۔ ماہ۔بیر شاہ۔ میں اس وقت سارے شہر کا جانا مانا بزنس مین ہوں۔ مجھے بس آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟

اس کی بات پر دل پر ہاتھ رکھتی وہ سن کھڑی تھی۔ اچانک اس کا فون بجا تھا جس پر وہ ٹھٹکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ ؟"

اس لڑکی کو یہ دکھ ہوا کہ کیوں آخر کیوں اس شخص نے مالا کا نام نا لیا؟ کیوں اس نے حالہ نام لیا؟ یا فرق تھا اس میں اور حالہ میں پھر کیوں ؟

ناجانے کب وہ وہاں سے گیا؟ ناجانے کب اس نے کچھ کہا۔ بس وہ وہاں جو حالہ کے کہنے پر اس کے گھر سے اس کے کپڑے لینے آئی ی تھی کیونکہ حالہ نے اس کو محمل کے گھر ہی بلوا لیا تھا اور یہ کہا تھا کہ کچھ کپڑے لیتی آئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تین دن گزر چکے تھے مگر محمل کی آنکھ سے ایک آنسو نا گِرا تھا۔ اس کا دل یہ ماننے کو تیار ہی نا تھا کہ ابراہیم اس دنیا سے رخصت ہوگیا ہے۔ وہ چاہ کر بھی رو نا پائی ی تھی۔

شام کے وقت وہ نیچے آئی ی تو سب جاچکے تھے۔ وہاں فقط خالہ اور محمل ہی تھیں۔ خالہ جو سپارہ پڑھ رہی تھی محمل کا زرد رنگ دیکھ کر اس کی طرف آئی ی تھی

بھئی ی چلی بھی جاؤ اب اس گھر سے۔ جس کی وجہ سے یہاں تھی وہ تو من و مٹّی تلے سویا ہوا ہے تو تم کیوں یہاں ہو؟

اپنی ساس کی زہریلی بات پر وہ ہنسی تھی جبکہ اس کے دل میں ٹیِس اُٹھی تھی۔

ہنس رہیں ہیں آپ بھابی؟۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچانک کمرے میں آتا ابراہیم کا بھائی ی بولا۔

" یہ تو ہنسے گی ہی نا؟ اس کو تو رونا بھی نا آیا"

محمل میں ان کی باتیں سننے کی ہمت نہیں تھی۔

آپ لوگ اپنا منہ بند کریں گے؟ میری بہن کا اس میں کوئی ی قصور نہیں ہے سمجھ آئی ی آپ لوگوں کو؟

خبردار جو اب کسی نے ایک لفظ بھی بولا۔

حالہ جو کہ کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نا کرتی تھی اب کی بار چینخی تھی جس پر سب خاموش ہوئے تھے۔

"میری بہن ابھی اور اس ہی وقت اس گھر سے جا رہی ہے۔ آپ کو یہ گھر مبارک۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور کچھ ہی دیر بعد وہ محمل کا سامان پیک کرتی اس کو لے کر وہاں سے نکل گ ئی ی تھی۔ گھر پہنچی تو سامنے ہی نانی بیگم کو بیٹھا دیکھ کر ایک بار پھر سے محمل ٹوٹ گ ئی ی تھی۔ وہ بھاگ کر ان کے سینے آلگی تھی۔

"میرا دل نہیں مان رہا نانو کہ ابراہیم اس دنیا میں نہیں ہیں۔"

روتے روتے اس کی سسکیاں ہچکیوں میں بدلیں تھیں۔

اس کی طبیعت رات کو ہی خراب ہوگ ئی ی تھی جس کی وجہ سے حالہ اور حیا اس کو ہسپتال لے آئی یں تھیں جہاں آکر جو خبر ان کو ملی وہ شاید محمل کے لیے زندگی کی نوید تھی۔ وہ ماں بننے والی تھی جبکہ حیا حالہ یہ خوشی سن کر پھولی نا سما رہیں تھیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

" ہائے کتنا پیارا لڑکا ہے"

حیا کاؤنٹر کے پاس کھڑا لڑکا دیکھ کر بولی تھی جس پر محمل کی نظر وہاں گ ئی ی تو ایک بار پھر سے اس کے دل کو ٹھینس لگی۔ وہ کوئی ی اور نہیں ماہ۔ بیر تھا۔

ماہ۔ بیر پچھلے پانچ سالوں سے محمل سے کنٹیکٹ میں تھا جبکہ اس بات سے کوئی ی باخبر نہیں تھا۔

اسلام وعلیکم کیسی ہیں آپ؟"

ماہ۔ بیر نے جب محمل کو دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا جبکہ حیا کیفے جا چکی تھی۔

وعلکیم اسلام۔ میرا بیٹا کیسا ہے؟ محمل اس سے کافی بڑی نہیں تھی مگر وہ اس کو بچوں کی طرح پیار کرتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آپ یہاں خیریت؟ اور دولہا بھائی ی کیسے ہیں؟"

ماہ۔ بیر کی بات پر وہ ایک بار پھر سے رونے والی ہوگ ئی ی۔

" انتقال ہوگیا ہے ان کا"

اور اس بات پر ماہ۔ بیر کا دل دھڑکنا چھوڑ گیا تھا۔ ایسا کیسے ہوسکتا تھا؟ ابھی تو شادی ہوئی ی تھی؟

"آپی"

ماہ۔ بیر کے پاس لفظ نہیں تھے کہ وہ کیا کہے جب محمل نے دیکھا کہ حیا اور حالہ جو کہ رپورٹ لینے گ ئی ی تھی دونوں اس طرف آرہی ہیں۔

" جاؤ ماہ۔ بیر"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل نہیں چاہتی تھی کہ اس لڑکے کو جان کر اس کی بہنیں دکھی ہوں۔

مل لیتا ہوں نا ان سے؟"

ماہ۔ بیر نے التجائی یہ کہا اتنے میں وہ دونوں بھی آگ ئی ی تھیں۔

"آپی"

حیا نے اس کو مخاطب کیا۔

"آپ کی ساس "۔

اپنی ساس کو دیکھ کر وہ بس وہاں سے نکلنا چاہتی تھی جو کہ ماہ۔ بیر کو گھور رہیں تھیں۔ ماہ۔یر سچویشن کو سمجھ نا سکا تھا۔

" بہن عدت تو پوری کرلیتی۔ ابھی سے آگ ئی ی ہو باہر"

ساس کے ساتھ ایک عورت نے کہا جس پر وہ تک گ ئی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آنٹی وہ پھِرنے نہیں آئی یں۔ہاسپٹل آئی یں ہیں اور آپ کو مبارک ہو آپ دادی بننے والی ہیں

اور اس بات پر شاید اس کی ساس کا جی پھگلتا مگر نا پھگل سکا۔

"بس کردو۔ ناجانے کس کا ہو یہ بھی؟"

اور یہ بات سن کر محمل کا جی چاہا تھا کہ قبر میں سوئے اس بندے کو قبر سے نکال۔کر ان سب کا جواب۔وہ بنائے کہ۔کیوں چھوڑ گیا اس کو ایسے ؟

ایکس۔کیوز می ؟ آپ ہوتی کون ہیں کردار کشی کرنے والیں ؟ میں پولیس کیس کردوں گی آپ پر آئی بندہ میری بہن کو کچھ کہا تو۔ اور رہی بات اس بچے کی تو تہمت لگانے والوں کا حساب میں اپنے رب کے حوالے کرتی ہوں۔

وہ یہ کہتی محمل کا ہاتھ تھامتی وہاں سے چلی گ ئ ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس عورت کی بات کو اگنور کرتا وہ تیز گاڑی چلاتا حالہ کے گھر کے باہر آرکا تھا۔ جو بھی تھا وہ لڑکی اب اس کو اس کے پاس ہی چاہیے تھی۔ جو کچھ اس نے سوچا تھا وہ سب بغیر سوچے سمجھے وہاں آگیا تھا۔

وہاں آیا تو گھر کو مکمل دس منٹ وہ گھورتا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی گاڑی کے پیچھے ایک گاڑی آکر رکی ہے اور وہ کوئی ی اور نہیں بلکہ حالہ ہی تھی۔ وہ بھی گاڑی سے اتر کر حالہ کے پیچھے ہی گھر میں داخل ہوا تھا۔ وہ شاید جلدی کی وجہ سے دروازہ کھلا چھوڑ گ ئی ی تھی جس کی وجہ سے وہ اندر آچکا تھا۔ اس نے دیکھا کہ گھر خالی تھا۔ اپنے اندازے سے وہ کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ لڑکی الماری میں جھکی ہوئی ی تھی اور اس کا دوپٹہ بیڈ پر تھا۔ ماہ۔ بیر کو یہاں آنا خود کی غلطی محسوس ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ؟"

لڑکی کا نام پکارتے وہ خود بھی پچھتایا تھا۔ اس لڑکی نے پیچھے کی جانب دیکھا تو ماہ۔ بیر کو خود کے سامنے دیکھتے اس کا جی چاہا کہ بس دیکھتی ہی رہی۔ ماہ۔ بیر یہ

بات نہیں جانتا تھا کہ اس وقت اس کے سامنے موجود وجود حالہ کا نہیں مالا کا ہے۔ مالا کا جی چاہا تھا کہ کسی خواب کی طرح بس اس کو دیکھتی ہی رہے۔

مجھے آپ سے بات کرنی ہے حالہ۔ میں ماہ۔بیر ہوں۔ ماہ۔بیر شاہ۔ میں اس وقت سارے شہر کا جانا مانا بزنس مین ہوں۔ مجھے بس آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ کیا آپ مجھ سے شادی کریں گی؟

اس کی بات پر دل پر ہاتھ رکھتی وہ سن کھڑی تھی۔ اچانک اس کا فون بجا تھا جس پر وہ ٹھٹکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ؟"

اس لڑکی کو یہ دکھ ہوا کہ کیوں آخر کیوں اس شخص نے مالا کا نام نا لیا؟ کیوں اس نے حالہ نام لیا؟یا فرق تھا اس میں اور حالہ میں پھر کیوں؟

ناجانے کب وہ وہاں سے گیا؟ ناجانے کب اس نے کچھ کہا۔ بس وہ وہاں جو حالہ کے کہنے پر اس کے گھر سے اس کے کپڑے لینے آئی ی تھی کیونکہ حالہ نے اس کو محمل کے گھر ہی بلوا لیا تھا اور یہ کہا تھا کہ کچھ کپڑے لیتی آئے۔

تین دن گزر چکے تھے مگر محمل کی آنکھ سے ایک آنسو نا گِرا تھا۔ اس کا دل یہ ماننے کو تیار ہی نا تھا کہ ابراہیم اس دنیا سے رخصت ہوگیا ہے۔ وہ چاہ کر بھی رو نا پائی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شام کے وقت وہ نیچے آئی ی تو سب جاچکے تھے۔ وہاں فقط حالہ اور محمل ہی تھیں۔ حالہ جو سپارہ پڑھ رہی تھی محمل کا زرد رنگ دیکھ کر اس کی طرف آئی ی تھی

بھئی ی چلی بھی جاؤ اب اس گھر سے۔ جس کی وجہ سے یہاں تھی وہ تو من و مٹی تلے سویا ہوا ہے تو تم کیوں یہاں ہو؟

اپنی ساس کی زہریلی بات پر وہ ہنسی تھی جبکہ اس کے دل میں ٹیِنس اُٹھی تھی ۔

ہنس رہیں ہیں آپ بھابی؟۔"

اچانک کمرے میں آتا ابراہیم کا بھائی ی بولا۔

" یہ تو ہنسے گی ہی نا؟ اس کو تو رونا بھی نا آیا"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

محمل میں ان کی باتیں سننے کی ہمت نہیں تھی۔

آپ لوگ اپنا منہ بند کریں گے؟ میری بہن کا اس میں کوئی ی قصور نہیں ہے سجھ آئی ی آپ لوگوں کو؟

خبردار جو اب کسی نے ایک لفظ بھی بولا۔

حالہ جوکہ کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نا کرتی تھی اب کی بار چینخی تھی جس پر سب خاموش ہوئے تھے۔

"میری بہن ابھی اور اس ہی وقت اس گھر سے جارہی ہے۔ آپ کو یہ گھر مبارک۔

اور کچھ ہی دیر بعد وہ محمل کا سامان پیک کرتی اس کو لے کر وہاں سے نکل گ ئی ی تھی۔ گھر پہنچی تو سامنے ہی نانی بیگم کو بیٹھا دیکھ کر ایک بار پھر سے محمل ٹوٹ گ ئی ی تھی۔ وہ بھاگ کر ان کے سینے آلگی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"میرا دل نہیں مان رہا نانو کہ ابراہیم اس دنیا میں نہیں ہیں۔"

روتے روتے اس کی سسکیاں ہچکیوں میں بدلیں تھیں۔

اس کی طبیعت رات کو ہی خراب ہوگ ئی ی تھی جس کی وجہ سے حالہ اور حیا اس کو ہسپتال لے آئی یں تھیں جہاں آکر جو خبر ان کو ملی وہ شاید محمل کے لیے زنگی کی نوید تھی۔ وہ ماں بننے والی تھی جبکہ حیا حالہ یہ خوشی سن کر پھولی نا سما رہیں تھیں۔

" ہائے کتنا پیارا لڑکا ہے"

حیا کاؤنٹر کے پاس کھڑا لڑکا دیکھ کر بولی تھی جس پر محمل کی نظر وہاں گ ئی ی تو ایک بار پھر سے اس کے دل کو ٹھیس لگی۔ وہ کوئی ی اور نہیں ماہ۔ بیر تھا۔ ماہ۔ بیر پچھلے پانچ سالوں سے محمل سے کنٹیکٹ میں تھا جبکہ اس بات سے کوئی ی باخبر نہیں تھا۔

اسلام وعلیکم کیسی ہیں آپ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہ۔بیر نے جب محمل کو دیکھا تو اس کے پاس چلا آیا جبکہ حیا کیفے جاچکی تھی۔

وعلکیم اسلام۔ میرا بیٹا کیسا ہے؟ محمل اس سے کافی بڑی نہیں تھی مگر وہ اس کو بچوں کی طرح پیار کرتی تھی۔

آپ یہاں خیریت؟ اور دولہا بھائی ی کیسے ہیں؟"

ماہ۔بیر کی بات پر وہ ایک بار پھر سے رونے والی ہوگ ئی ی۔

" انتقال ہوگیا ہے ان کا"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور اس بات پر ماہ۔بیر کا دل دھڑکنا چھوڑ گیا تھا۔ ایسا کیسے ہوسکتا تھا؟ ابھی تو شادی ہوئی ی تھی؟

"آپی"

ماہ۔بیر کے پاس لفظ نہیں تھے کہ وہ کیا کہے جب محمل نے دیکھا کہ حیا اور حالہ جو کہ رپورٹ لینے گ ئ ی تھی دونوں اس طرف آرہی ہیں۔

" جاؤ ماہ۔بیر"

محمل نہیں چاہتی تھی کہ اس لڑکے کو جان کر اس کی بہنیں دکھی ہوں۔

مل لیتا ہوں نا ان سے؟"

ماہ۔بیر نے التجائیہ کہا اتنے میں وہ دونوں بھی آگ ئ ی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپی "

حیا نے اس کو مخاطب کیا۔

آپ کی ساس "۔"

اپنی ساس کو دیکھ کر وہ بس وہاں سے نکلنا چاہتی تھی جو کہ ماہ۔بیر کو گھور رہیں تھیں۔ ماہ۔یر سچویشن کو سمجھ نا سکا تھا۔

" بہن عدت تو پوری کرلیتی۔ ابھی سے آگ ئی ی ہو باہر"

ساس کے ساتھ ایک عورت نے کہا جس پر وہ تک گ ئی ی تھی۔

آنٹی وہ پھِرنے نہیں آئی یں۔ہاسپٹل آئی یں ہیں اور آپ کو مبارک ہو آپ دادی بننے والی ہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور اس بات پر شاید اس کی ساس کا جی پھگلتا مگر نا پھگل سکا۔

بس کردو۔ ناجانے کس کا ہو یہ بھی؟"

اور یہ بات سن کر محمل کا جی چاہا تھا کہ قبر میں سوئے اس بندے کو قبر سے نکال۔کر ان سب کا جواب۔دہ بنائے کہ۔کیوں چھوڑ گیا اس کو ایسے؟

ایکس۔کیوز می؟آپ ہوتی کون ہیں کردار کشی کرنے والیں؟ میں پولیس کیس کردوں گی آپ پر آئی۔بندہ میری بہن کو کچھ کہا تو۔ اور رہی بات اس بچے کی تو تہمت لگانے والوں کا حساب میں اپنے رب کے حوالے کرتی ہوں۔

وہ یہ کہتی محمل کا ہاتھ تھامتی وہاں سے چلی گ ئی ی تھی

" چیتی "

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ کے جاتے ہی وہ یہ کہتا مسکرایا تھا۔خود بھی ہاسپٹل سے باہر آتے اس نے ایک شخص کا نمبر مِلایا تھا جس نے قسم کھائی ی تھی کہ وقت پر فون نہیں اُٹھائے گا۔

" ایک بندے کی ڈیٹیلز نکلوا کر بھیجو مجھے پانچ منٹ میں"

اس کی بات سن کر اگلے بندے نے فورا حکم کی تعمیل کی تھی۔ڈیٹیلز دیکھ کر ماہ۔ بیر نے لب بھینچے اور اس کا نمبر ملایا تھا۔

مجھے صرف ایک بات بتا دو کہ یہ شخص زندہ ہے یا مرگیا ہے؟"

ماہ۔بیر نے جس قدر سخت لہجے سے کہا تھا اگلا بندہ بھی حیرت میں مبتلا ہوا تھا۔

" زندہ ہیں وہ"

یہ سن کر اس نے پارکنگ سے گاڑی نکال کر اس کا رخ مری کی جانب کیا تھا جہاں جا کر وہ بندہ اس شخص کی واقعی جان نکال دینے والا تھا۔

بھئی ی کہاں گم ہوگئی ی ہو تم؟ نا کوئی ی کال نا میسج ؟"

حالہ مالا کو لائی بریری میں دیکھ کر اس کی طرف آئی ی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"ہاں تھوڑی بڑی تھی"

مالا کے مختصر جواب نے حالہ کو حیران کیا تھا۔

کیا ہوا ہے؟ کہیں تمہاری سوتیلی ماں نے ظلم تو نہیں کیے؟"

حالہ نے مالا کو بھی بولنا سکھا دیا تھا۔

بکواس نا کر وہ میری نام کی ہی سوتیلی ماں ہیں۔ اصل میں تو وہ میری سگی ہیں

دراصل مالا کو ایڈوپٹ کیا گیا تھا اور سلطان صاحب کی وہ اکلوتی بیٹی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے کبھی کبھی لگتا ہے تم میری سگی بہن ہو۔ اتنی زیادہ شکل ملتی ہے ہماری

حالہ نے دس دفعہ کی گ ئی ی بات دوبارہ کی۔

"تمہیں غلط لگتا ہے"

مالا کے لہجے میں ناجانے کیوں مگر درد سا تھا۔

"کیوں۔؟"

اور وہ ٹھہری مختلف لفظوں کی عادی۔

کیوں کہ تم بہت خوبصورت ہو۔ چاند کا عکس۔۔اور میں شاید چاند کے چاند کا عکس ہستے ہوئے مالا نے کہا۔ وہ اسے نا کہہ سکی کہ مالا کی چاہت نے حالہ کو چاہا تھا۔ وہ نا بتاسکی کہ جو شخص اس کو پسند تھا وہ حالہ ک پسند کرتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

رات کے اندھیرے میں جوتوں کی گہری شور کرتی خاموشی کو توڑتی آواز کو نظرانداز کرتا وہ اس فارم ہاؤس کی جانب بڑھ رہا تھا۔ یہ شاید پہلی مرتبہ تھا کہ وہ اس قدر غصے میں کسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔ ادر گھر میں داخل ہو تو وہ اس قدر خوبصورت گھر تھا

کہ شاید ہی ایسا اس نے کبھی دیکھا ہو۔ کھڑکی سے چھلانگ لگاتے اس نے پہلے سب جگہ دیکھا کہ کوئی ی ہے یا نہیں اس کے بعد اس کے ساتھ اندر آئے تھے۔ تقریباً دس منٹ میں وہ سارا گھر چھان مارا تھا ماہ۔بیر نے مگر اس کو کوئی ی انسان تو کیا پرندہ بھی نا مِلا تھا۔ایک کمرے میں داخل ہوتے اس کی حسیات جاگیں تھیں۔ اس کو محسوس ہوا تھا کہ کوئی ی وہاں موجود ہے اور واقعی اگلے پانچمنٹ بعد ماہ۔بیر کے سر پر پستول رکھی جاچکی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" بزدل پیٹھ پیچھے ہی وار کرتے ہیں"

آئی ینے سے ابراہیم کو دیکھتے وہ ہنسا اور ہنستا چلا گیا۔

یہاں آنے کا مقصد ماہ بیر؟"

اور اس کو محسوس ہوا کہ ہاں واقعی وہ شخص کوئی ی عام نہیں تھا۔

میرے بارے میں سب جانتے ہیں تو یہ بھی جانتے ہوں گے کہ کیوں آیا"

ہوں؟

ابراہیم کا جی چاہا تھا کہ اس اپنے سے چھوٹے آدمی کو رکھ کر دو لگائے جو یہاں آگیا

تھا۔

بتانا پسند کریں گے کہ میری بہن کو خود کے زندہ ہونے کے باوجود کیوں بیوگی کی چادر

پہنا کر بیٹھے ہیں؟

طنزیہ لہجے میں کہتا وہ ابراہیم کے ہاتھ سے پستول لیتا بیڈ پر پھینک چکا تھا۔

" میری مجبوری ہے"

ابراہیم کا لہجہ نرم تھا۔

شادی بھی مجبور ہو کر کی تھی؟"

سخت لہجہ اختیار کیا گیا۔

ایز این آرمی کیپٹن میں فعل حال کسی کے سامنے نہیں آسکتا۔ میں انشاءاللہ آجاؤں

گا

ابراہیم کے لہجے میں تھکن تھی۔

کب آئیں گے؟ جب آپ کا بچہ بھی خود کو یتیم سمجھ کر اس دنیا کے تلخ رویے

سہے گا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خود کو حالات کے سپرد کرتا ابراہیم چونکا تھا۔

واٹ؟"

" جی مبارک ہو۔"

وہ یہ کہہ کر خاموش ہوگیا تھا۔

میں اللہ نوں سفارشاں لائی یاں نے

تو چھیتی چھیتی ہوجانا ہے میرا وے۔

شام کی ہوا اس کو ویسے ہی خوبصورت لگتی تھی۔ اس نے پچھلے دو ہفتوں سے زرباب کو نا دیکھا تھا اور نا ہی زرباب کو دیکھنے کی چاہ تھی اس کو۔ وہ شخص صرف اس کے زخم تازہ کرتا تھا۔ محمل کو اپنے گھر آئے چھ ماہ ہوگئے تھے۔ زیادہ نہیں مگر وہ۔کافی سنبھل گ ئی ی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کیسی ہو؟"

چھت پر کھڑی اس لڑکی کو دیکھ ر زرباب نے کہا تھا۔اس کی آواز پر اس نے پیچھے کی جانب دیکھا۔

" اتنا بھی برا نہیں ہوں کہ حال بھی نا بتاؤ "

شاید زرباب کو اس کی خاموشی سے الجھن تھی اور حیا کو اس کے بولنے سے الجھن تھی۔

" ہاں اس سے زیادہ برے ہو "

یہ کہتی وہ واپس آسمان کو گھورنے لگی

" جیسا بھی ہوں۔ تمہارے اسد سے تو اچھا ہی ہوں "

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اسد وہ لڑکا تھا جس سے حیا کا رشتہ ہوا تھا۔ وہ کمیونٹی کا ایسا لڑکا تھا جو کہ امیر تھا مگر انتہائی ی واہیات تھا۔ ہر لڑکی کو چھیڑنا ، ہر بندے کو تنگ کرنا اس کا پسندیدہ کام تھا۔

" تم سے تو اچھا ہی ہے "

وہ پھنکتی جاچکی تھی جبکہ زرباب جل کر رہ گیا تھا۔ پچھلے چھ مہینے سے وہ جل ہی رہا تھا۔

"میں دبئی جارہا ہوں بابا"

اپنے باپ کو بھی بس اس نے بتانے کی زحمت کی تھی۔ پوچھنا تو زرباب جعفری کی کتاب میں ہی نہیں تھا۔

"واپسی کب ہوگی؟"

جعفری صاحب نے لیپ۔ٹاپ سے نظریں ہٹا کر اس کو دیکھا تھا۔

"شاید کبھی نہیں"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ یہ کہتا باہر چلا گیا تھا جبکہ وہ خود اپنے دل کی ہر بات سے واقف تھا۔ اس کا دل ناجانے کیوں اب پاکستان میں نا لگ رہا تھا؟ وہ بس وہاں سے جانا چاہتا تھا۔ اس نے جانا تھا اور وہ چلا گیا۔ ابھی اس کو گئے فقط دو ہفتے ہی ہوئے تھے جب حالہ نے گھر کے باہر لگی لائٹس کی سٹریک بھیجی تھی۔ گھر اس قدر خوبصورت سجایا گیا تھا کہ کیا کہنے۔ اس نے یہ دیکھتے ہی حالہ کو میسج کیا تھا۔

یہ سب کیوں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے میسج کے جواب کا انتظار کرنا چاہا مگر نا کرسکا۔

"حیا کی شادی ہورہی ہے۔ آج مایوں ہے"

اور یہ لفظ سنتے ہی دبئی میں بیٹھے شخص کا بھی دل گھٹا تھا۔

وہ کیسے یوں کسی کے حوالے کردے اس کو؟ اس نے ساری زندگی اپنے آس پاس حیا کو دیکھا تھا اور اب بھی اس کو ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا جب پاکستان سے آتے سارم کی کال پر اسنے فورا ریسیور دبایا۔

کہاں ہے تو؟ تو جانتا ہے حیا کا نکاح کس سے ہورہا ہے؟ وہ شخص شادی کی رات ہی اس کو بیچنے کی تیاریوں میں ہے زرباب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ الفاظ نہیں تھے خنجر تھے جو اس کو کھبوئے گئے تھے۔

"ہونے دو شادی"

وہ یہ کہتا فون رکھ گیا تھا۔ اب تو شاید وہ مر کر بھی پاکسان نا جاتا۔

آج اسکو مایوں بِٹھا دیا گیا تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہوگ ئی ی تھی۔ اس کی شادی کا سوچ کر سب خوش تھے سوائے حیا کے۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ دل میں کسی کو بسا کر بیٹھی تھی مگر ایسا بھی نہیں تھا کہ وہ اسد سے شادی کرنا چاہتی تھی۔

" آپی کتنی پیاری لگ رہیں ہیں"

مالا جو کہ پھول لینے آئی ی تھی محمل کو دیکھ کر بولی جو کہ پیلے رنگ کے جوڑے میں ، ملبوس ، بالوں کا جوڑا بنائے جس کی کچھ لٹیں اس کے چہرے کو چھو رہیں تھیں میک۔اپ کے نام پر بس لپ۔سٹک لگائے تیار کھڑی تھی۔ اس وقت نے اس کو خوبصورت بنا دیا تھا جبکہ وہ صرف ایک دعا کرتی تھی کہ ابراہیم آجائے بس۔ فنکشن ختم ہونے سے پہلے ہی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے وہ کمرے میں آگ ئی ی تھی۔ دوپٹہ صوفے پر پھینکتے وہ بیڈ پر لیٹی اور لبوں سے فقط "ابراہیم " کا لفظ نکلا تھا یہ جانے بغیر کے وہ دشمنِ جان سامنے اندھیرے میں موجود صوفے پر بیٹھا

اس کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا ہے۔ کمرہ وہ پہلے ہی لاک کر چکی تھی جس کی وجہ سے ابراہیم سکون سے بیٹھا اس کے سونے کا انتظار کر رہا تھا۔ ابراہیم نے دیکھا کہ ماں بننے کے اس خوبصورت سفر نے محمل کو حسین تر بنا دیا تھا۔ تھکان کے باعث وہ جلد ہی سوگ ئی ی تھی۔ جب اس کو یقین ہوگیا کہ محمل سوگ ئی ی ہے تو اُٹھ کر بید کی جانب بڑھا۔ بید پر بیٹھتے وہ بالکل اس کے قریب ہوا تھا۔

وہی معصوم چہرہ ، وہی آنکھیں ابراہیم کا جی چاہا تھا کہ بس اس لڑکی کو خود میں بسا لے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" میری محمل"

اس کے بالوں کو اس کے چہرے سے ہٹاتے ابراہیم اس کے لبوں پر جھکا تھا اور اس کی سانسیں چرُا لے گیا تھا۔ وہ جو کچی نیند میں تھی اپنی سانسیں دشوار دیکھ کر

اٹھنا چاہتی تھی مگر تھکن کے باعث اٹھ نا سکی تھی۔ کافی دیر بعد ابراہیم کو اس پر ترس آیا تھا جبکہ محمل کو جب محسوس ہوا کہ ابراہیم کی خوشبو آس پاس ہے تو اس نے نیند میں ہی اس کی شرٹ کو جکڑا اور اس کو جانے سے روکا۔

یہ ظلم مت کریں میری جان۔ اس وقت یہ کریں گی تو میں جا نہیں پاؤں گا اور اگر یہاں رک گیا تو میرا رُکا آپ سہہ نہیں پائیں گی

دل ہی دل میں اس کو مخاطب کیا گیا تھا جبکہ محمل تو اس خوشبو کی دیوانی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" محمل "

ابراہیم نے اس کو آواز دی تھی۔

محمل کو محسوس ہوا تھا کہ ابراہیم اس کے آس پاس ہے۔ اس نے آنکھیں کھولیں تو وہ کہیں بھی نہیں تھا۔

آنکھیں میری ہر جگہ

ڈھونڈیں تجھے بے۔وجہ

آئینے کے سامنے خود کا عکس دیکھتے وہ بالکل بھی تعجب کا شکار نا ہوئی ی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس پر حد سے زیادہ لال رنگ جچتا ہے۔ بخیر و عافیت سے نکاح ہوگیا تھا جبکہ وہ حیا نور سے حیا اسد بن چکی تھی اور دور بیٹھا زرباب صرف انگاروں پر جل رہا تھا۔ وہ رخصت ہو کر آئی ی تو اس کا ویسے ہی استقبال کیا گیا جیسے کیا جاتا ہے۔ اس نے محسوس کِیا کہ اسد کی آنکھوں میں ایک عجیب سے فاتحانہ خوشی جھلک رہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس کو کمرے میں بٹھا دیا گیا جبکہ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا واقعی اسد جس طرح کا لڑکا ہے وہ اس کے ساتھ گزارہ کرلے گی؟ وہ اُٹھ کر آئی ینے کے سامنے آئی ی جب اس کو زرباب کا مہندی کی رات کال پر بولا گیا جملہ یاد آیا۔

میں تم سے محبت نہیں کرتا۔ میں ہمدردی میں تم سے نکاح کرلوں گا اگر کسی نے نا کِیا تو کیونکہ اسد تو تمہیں بہت جلد بیچ دے گا

اس کی آنکھیں سرخ ہوئی یں تھیں جب اسد دروازہ کھولتا کمرے میں آیا۔ وہ قدم قدم چلتا اس آتشِ جوالہ کے قریب آیا جہاں وہ بس اس شخص کو گھورے جارہی تھی۔

کیا دیکھ رہیں ہیں؟"

اسد اس کے بالکل سامنے تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بولی لگاؤ گے تم میری؟"

اسد کو اس وقت اس سوال کی توقع ہرگز نا تھی ہاں وہ ایسا سوچ چکا تھا مگر جب سے وہ لڑکی اس کے نکاح میں آئی ی تھی ہر برائی ی جیسے اس سے کہیں دور جا سوئی ی تھی۔

کیا بول رہی ہیں؟ حواس قائی م ہیں آپ کے؟"

اس کے ارادوں سے واقف وہ لڑکی بس قسمت کو دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دس جگہ منہ مار کر اب اپنی بیوی کو بھی گھٹیا بناؤ گے؟"

اسد نے تف کیا تھا جیسے۔

مانتا ہوں مار چکا ہوں دس جگہ منہ لیکن کوشش کروں گا کہ بس اب صرف تمہارا ہو کر رہوں

اسد کی بات پر وہ ہنسی تھی۔

مجھے ایسے کوئی ی خواب نہیں دیکھنے۔ میری طرف سے جو مرضی کرو بس مجھ سے ایسی چیزوں کی توقع کی تو جان سے ماردوں گی تمہیں

اسد تو بس اس دھان پان سی لڑکی کو دیکھ کر رہ گیا تھا۔

" نہیں کرتا توقع"

ناجانے کیوں مگر وہ اس کو خود کے قریب کرگیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" کیا مس ئی لہ ہے؟ دور ہٹو"

وہ پھر سے اس کو گھور رہی تھی۔

" مس ئی لے کا حل تو شاید آج نصیب ہوا ہے"

اسد نے خمار زدہ آنکھوں سے اس ہونٹوں پر موجود نتھلی کو تکتے کہا۔

" دیکھو"

حیا کو اب واقعی اس کے ارادوں سے خوف آیا تھا۔ وہ تو یہ ہی سوچ کر آئی ی تھی کہ دو چار سخت باتیں سننے کے بعد وہ بندہ خاموش ہوجائے گا۔

" دیکھ لیا تو سنبھل نہیں پاؤں گا"

اب کی بار اسد نے اپنی نظریں کھڑکی کی جانب کیں۔ مسلسل پانچ منٹ خاموش گزرے۔ وہ اس کے اہسے ہی قریب تھی جب اچانک کمرے کی لائٹ بند ہوگئی ی۔ حیا کو اب خوف آیا تھا۔ موم۔بتیوں کی روشنی اور پھولوں کی خوشبو اس شخص کے حواسوں پر طاری ہوگئی ی تھی۔ حیا نے اس کے کالر کو جکڑا جس پر وہ ہنسا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

د،دیکھو اگر تمہارا ارادہ مجھے یوں کسی کے لیے چھوڑ کر جانے کا ہے تو میں پہلے ہی بتا رہی ہوں کہ۔۔

اس سے پہلے وہ لڑکی مزید زہر اگلتی اسد اس کی سانسوں کو خود سے الجھا گیا تھا جبکہ وہ بس بے۔بس سی ہوگ ئی ی تھی۔ رات پل پل گزارتی گزر گ ئی ی تھی جبکہ وہ شخص اس پر ایسا نچھاور ہوا تھا جیسے قسمت مہربان ہوتی ہے۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم چاہ کر بھی نا بھول سکو گی

میں اتنا تم کو چاہوں گا

صبح اس کی آنکھ کھُلی تو اپنے پہلو میں لیٹی اس لڑکی کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔ شاید وہ ایسا نہیں تھا۔ اسد شروع سے ہی مختلف برے کاموں میں مشغول رہا تھا مگر جب سے وہ اس کو ملی تھی اسد کو ناجانے کیا ہوگیا تھا۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر حیا کے چہرے کو چھوا تھا جو کہ سردی کی وجہ سے لال ہورہا تھا۔

اسد نے دیکھا وہ لڑکی بہت پیاری تھی۔کھڑی مغرور ناک ، سرخ رنگت ، نازک سے ہونٹ۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زرباب کیوں چھوڑ گیا تمہیں؟"

حیا اس سے اس وقت اس سوال کی توقع ہرگز نا کر رہی تھی۔ وہ سورہی تھی مگر جب اس کو محسوس ہوا کہ اسد کا ہاتھ اس کے چہرے پر ہے تو جاگ گ ئ ی تھی۔

"زرباب؟"

اس سے حیا کا کوئی ی سین ہی نہیں تھا۔ یہ شخص کیا سمجھ رہا ہے؟ بند آنکھوں کو میچتے وہ سوچ رہی تھی۔

"حیا؟ جاگ رہی ہو؟"

اسد کی آواز پر اس نے آنکھیں کھولیں تھیں۔

"زرباب سے میرا کوئی ی رشتہ نہیں تھا"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ صرف اتنا بولی تھی جب اسد اُٹھ کر بیٹھا تھا۔

اگر ہوتا تو کیا اس وقت تم پر میرا رنگ چڑھا ہوتا؟"

اس کی معنی۔خیز بات پر وہ شرما بھی نا سکی تھی جب وہ اُٹھ کر جانے لگا تو اس کی مضبوط کلائی ی کو حیا نے خود کی گرفت میں لیا۔

''میں سچ کہہ رہی---''

ابھی اس کی بات منہ میں ہی تھی جب اسد نے اس کو خاموش کروایا۔

حیا--میں یہ نہیں کہتا کہ میں بہت پاک تھا۔ میں نے شاید سب برے کام کیے ہیں لیکن مجھے تم ملی ہو۔ تم مجھے اچھی لگتی تھی۔ میں نے کئی مرتبہ تمہیں اس کے ساتھ دیکھا لیکن پتا نہیں کیوں میں تمہیں غلط نا سمجھ سکا کیونکہ میرا دل تمہاری پاکیزگی کی گواہی دیتا ہے ''

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پیار سے کہتے وہ حیا کا ماتھا چوم گیا تھا۔

تم مجھ پر بھروسہ کرتے ہو؟''

اس کے سامنے کھڑے ہوتے حیا نے پوچھا۔

میں تم سے محبت کرتا ہوں ''۔''

حیا کو اپنی جانب کھینچ کر بولا جس پر وہ بوکھلائی ی۔

میں تمہیں خود میں ایسے الجھا کر رکھوں گا کہ ہر کسی ایرے غیرے کو بھول جاؤ گی تم

اپنی ناک سے اس کی ناک مس کرتے وہ بولا تھا جبکہ حیا اسد کو دیکھ کر رہ گ ئی ی تھی۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بہن مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے جس وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا

سلطان صاحب نے ان کو مخاطب کرتے کہا۔

مالا پہلی مرتبہ سلطان صاحب کے ساتھ آئی ی تھی اس کے گھر۔

جی بھائی ی؟ "

میمونہ بیگم سمجھ نا سکی تھیں۔

دراصل بیس بائیس سال قبل میں نے ایک ہسپتال سے ایک بچی کو ایڈوپٹ کیا تھا۔ وہ بچی کوئی ی اور نہیں بلکہ مالا تھی۔ میں نے جب اس کو دیکھا تو وہ اکیلی نہیں تھی اس کے ساتھ ایک اور بچی تھی جو کہ بالکل مالا جیسی تھی۔ میں ہسپتال بچی ایڈوپٹ کرنے کی غرض سے نہیں گیا تھا لیکن جب میں نے ایک آدمی کی بات سنی وہ ڈاکٹر کو کہہ رہا تھا کہ ان بچیوں کو قبول کرنا وہ نہیں چاہتا۔ مجھے ان پر ترس آیا تھا۔ میں نے وہاں کی انتظامیہ سے بات کی اور دونوں بچیاں لینا چاہیں مگر میں ایسا نا کرسکا۔ مجھے فقط ایک بچی دی اس آدمی نے اور اس کے عوض مجھ سے کچھ رقم بھی لی۔ میں یہ بچی جب گھر لایا تو میری بیوی نے اس کو ماں بن کر پالا۔ میری اولاد نا تھی لیکن یہ بچی ہماری زندگی بن گ ئی ی۔ وہ بچی کوئی ی اور نہیں بلکہ آپ کی حالہ کی جڑواں تھی۔ میں نے جب حالہ کو مالا کے

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

ساتھ دیکھا تو مجھے شک ہوا لیکن پتا لگانے پر معلوم ہوا کہ ایک بچی کا علم اس کی ماں کو تھا ہی نہیں۔ آپ نے ایک نہیں دو بیٹیوں کو جنم دیا تھا اور آج اپنی بیوی کے مرجانے کے بعد میں آپ کی امانت آپ کے سپرد کرنے آیا ہوں۔"

ان کی بات پر یقین کرنے کا میمونہ بیگم کے لیے ازحد مشکل تھا مگر پیپرز میں موجود سچائی ی کو وہ جھٹلا نا سکیں تھیں۔ حالہ مالا اور محمل سب ہی مطمئ ین تھیں۔ مالا ان کے پاس ہی ہوتی تھی۔ جیسے جیسے وقت گزرا ماہ۔ بیر کا ان کے گھر آنا جانا رہا۔ ماہ۔ بیر کو صرف محمل اور میمونہ بیگم ہی جانتی تھیں۔ مالا اس کو انسٹاگرامر ہونے کی حیثیت سے جانتی تھی جبکہ حالہ کو اس میں کوئی ی دلچسپی نا تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وقت کا کام ہے گزرنا اور وہ گزر گیا تھا۔ محمل کو رب نے ایک خوبصورت بیٹی سے نوازا تھا۔ وہ اس کی پیدائی ش پر بہت روئی ی تھی۔

کوریڈور سے گزرتا وہ روم میں آیا تو حالہ کی گود میں ننھی سی جان کو دیکھ کر اس کا دل پگھلا۔

کیا میں اس کو اُٹھا لوں؟"

حالہ کے قریب بیٹھتے اس نے نانی بیگم سے پوچھا۔

"نہیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ کے دو۔ٹوک جواب پر وہ ہنسا۔

مگر مجھے یہ چاہیے" ۔"

اس کی بات پر حالہ تلخیہ مسکرائی ی۔

کیوں چاہیے؟ اپنے ماموں کی طرح کیا ایک بار پھر قسمت دہرائی یں گے؟"

انھوں نے غلطی کردی مجھے زندہ رکھ کر۔اب جب ان کو یہ معلوم ہوگا کہ ان کی بیٹی کی بیٹی ہوئی ی ہے تو کہیں مر ہی نا جائیں وہ؟

تاسف سے سب نے اس لڑکی کو دیکھا تھا جِسے پتا نہیں کہاں سے اس کی حقیقت کا علم ہوا تھا۔

" وہ شرمندہ ہیں حالہ"

صرف چار لفظوں پر مشتمل یہ جملہ کہہ کر وہ خاموش ہوا تھا۔

ان کی شرمندگی کا کیا کروں میں؟ جب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان کی ضرورت تھی تب تو نہیں آئے وہ۔ جب میں نے بھوک پیاس کاٹی جب میں نے یتیمی دیکھی تب تو نہیں آئے وہ۔ تو اب کیوں بھیجا آپ کو انھوں نے؟

حالہ کی آواز کی وجہ سے پورے ہسپال میں خاموشی تھی۔

اپنے باپ کو معاف کردو بیٹا؟“

دروازے پر کھڑے شخص کی آواز سن کر وہ سُن ہوگئی تھی جبکہ اس کو لگا تھا کہ ساری دنیا اس کو دیکھ رہی ہے۔

نہیں کروں گی معاف۔۔۔ کبھی نہیں کروں گی۔ آپ جیسے بیٹیوں کو بوجھ سمجھنے والوں کو تو اللہ اولاد ہی نا دے۔

حالہ کے سخت جملے کو میمونہ بیگم کے تھپڑ نے خاموش کروایا تھا جبکہ سب حیران پریشان تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں ماریں مجھے۔۔آئیں آپ بھی اپنا شوق پورا کریں۔ میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ کرے مرجائے حالہ۔

وہ کہتی روتی ہوئی ی ہاسپٹل سے باہر نکلی تھی جہاں نماز میں دعا مانگتی مالا کی دعا شاید عرش پر پہنچی تھی۔

" اللہ حالہ کہیں چلی جائے یا مرجائے۔ مجھے ماہ۔ بیر دے دیں بس"

اور یہاں اس نے دعا کی اور وہاں دور سے آتے ٹرک کے نیچے وہ لڑکی آگ ئی ی تھی۔ ہسپتال کے دروازے پر کھڑی حیا چیخی تھی مگر وہ تو چلی گ ئی ی تھی۔ وہ کیوں رہتی اس دنیا میں جہاں اس کا کوئی ی تھا ہی نہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اس ہی وقت سوگ ئی ی تھی جب اچانک آسمان پر زور سے بجلی کی کڑک کی آواز نے اس کا دل دہلایا تھا۔ یہ کیا؟ وہ باہر کی جانب بھاگی تھی جہاں بارش زور و

شور سے شروع ہوگ ئی ی تھی جبکہ دور کہیں ہسپتال کے قریب حالہ کو اُٹھا کر لایا گیا تھا۔ اس کے سر سے نکلتا خون دیکھ کر ماہ۔ بیر کی سانسیں رک گ ئی یں تھیں جبکہ میمونہ بیگم کے آنسو نا تھم رہے تھے۔ محمل کو نہیں بتایا گیا تھا کہ حالہ کا ایکسیڈیٹ ہوگیا ہے۔

ڈڈاکٹر؟ حالہ؟ کیسی ہے؟"

اس شخص سے تو بولا بھی نا جارہا تھا وہ کیسے اپنی اکلوتی محبت کو مرنے دیتا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالت بہت خراب ہے ان کی۔ خون کی ضرورت ہے۔ کہیں سے او۔ نیگیٹو بلڈ گروپ کا ارینج کریں۔

اور وہ شخص پِٹ پِٹ مرگیا تھا مگر اس کو کہیں بھی رات کے اس وقت خون نا مِلا تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں مالا کا خیال آیا تھا۔ وہ بھاگا تھا اس کی جانب۔ وہ

اس کے گھر آیا وہ جو اکیلی تھی اس وقت کسی کی آمد پر گھبرائی ی۔ باہر دیکھا تو

ماہ۔ بیر کو دیکھ کر وہ کھِل گ ئی ی تھی۔

کیا دعائی یں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں؟۔"

اس کے دل نے کہا تھا۔

"مالا"

اس شخص سے خود کا نام سن کر وہ بھاگ کر کار۔پورچ میں آئی ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

برستی بارش نے دونوں کو گیلا کردیا تھا جبکہ وہ تو خوش تھی۔

تمہارا بلڈ گروپ او۔ نیگیٹو ہے نا؟ تم چلو میرے ساتھ۔۔ حالہ کو خون دینا ہے۔۔وہ

مر جائے گی۔ میں اس کو مرنے نہیں دوں گا۔ تم بس چلو

وہ اس کا ہاتھ تھامے بولا تھا۔

" کیا مطلب وہ شخص اگر آیا بھی تو فقط حالہ کے لیے "

" مرنے دو اس کو۔ اچھا ہے مرجائے گی"

مالا کے دل نے کہا تھا۔

" میرا خون تو بی۔پازیٹو ہے"

اور اس کی بات پر ماہ۔بیر کی آخری امید بھی ٹوٹی تھی جبکہ سفید جھوٹ پر مالا کا دل دھڑکنا چھوڑ گیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ بھاگا ہوا ہسپتال آیا تھا۔ ایمرجنسی کے باہر بیٹھا وہ بندہ ٹوٹ گیا تھا۔ اب حالہ کو دور جاتا دیکھ کر وہ مزید مرجاتا لیکن جو ہونا ہوتا ہے وہ تو ہوجاتا ہے نا؟

فجر کے بعد ڈاکٹر باہر آئے تھے۔

سب ٹھیک ہے نا ڈاکٹر؟"

حیا نے ہمت کرتے پوچھا تھا۔

"ہمیں معاف کردیں۔ ہم ان کو نہیں بچا سکے" ۔

ڈاکٹر کی بات سن کر ماہ۔ بیر کو محسوس ہوا تھا کہ کسی نے اس کی سانسیں چھین لیں ہیں۔ وہ وہیں گِر سا گیا تھا۔

"ایسا۔۔۔ایسا نہیں ہوسکتا؟ پاگل ہو تم سب۔۔پاگ۔۔"

وہ ہزیانی انداز میں چیختا تھا جبکہ پورا ہسپتال اس لڑکے کو دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حالہ۔۔۔حالہ اُٹھو۔۔۔دیکھو تمہارے بابا آگئے ہیں۔ حالہ تم تو چاند کی روشنی ہو۔" تم کیسے جاسکتی ہو؟

حیا نے سٹریچر پر پڑی اس بے۔سدھ لڑکی کو دیکھا تھا جو سکون سے سوئی ی ہوئی ی تھی۔

"شام چار بجے جنازہ ہے"

سب اس جوان لڑکی کی موت کا دکھ سہہ رہے تھے جبکہ اس ہی حالت میں بیٹھا ماہ۔ بیر سُن ہوگیا تھا جیسے۔

کِس کا جنازہ؟"

اس نے بچوں کی طرح سوال کِیا تھا جس پر اس کی ماں نے اپنے جوان بیٹے کو دیکھا۔

"حالہ کا"

حیا کی آنکھ سے آنسو ٹپکا تھا جبکہ مالا کی آنکھ میں ایک آنسو نا آیا تھا۔ وہ بس سدھ بدھ کھوتی ادھر بیٹھی کفن میں لپٹی اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کیا بول رہیں ہیں آپ ؟ ہوش میں ہیں؟ حالہ زندہ ہے۔ میرے پاس

ہے۔کوئی ی ہاتھ نا لگائے میری حالہ کو۔ وہ سورہی ہے دیکھیں

وہ جنازے کے قریب آیا تھاجس پر سب نے اس کو دیکھا۔

"بیٹا نامحرم کی نظر مت پڑنے دو میت پر" ۔

میمونہ بیگم کو کہتی ایک عورت نے ماہ۔ بیر کو دیکھتے کہا تھا۔

"نامحرم؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماہ۔ بیر کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا تھا۔

"حالہ----"

وہ۔بس اس کی چارپائی ی کے پاس گر گیا تھا ایک مرتبہ دوبارہ۔

میری محرم بن جاتی نا حالہ۔ دیکھو دنیا اب مجھ سے تمہیں دیکھنے کا حق بھی چھین رہی ہے۔۔

" تم کیوں چلی گ ئی ی حالہ؟ کیوں؟

اور یوں وہ چیخا تھا اور چیختا چلا گیا تھا۔ دنیا نے دیکھا تھا کہ وہ مرد ایک عورت کے لیے رویا تھا۔

میت کو لے جانے کا وقت ہوگیا ہے" ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مالا کے کانوں میں یہ آواز آئی ی تھی۔

" کدھر لے جارہے ہو؟۔

مالا اٹھی تھی۔

" میں نے نہیں مارا حالہ تمہیں"

وہ اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو بس پھول لگ رہی تھی ایک۔

" حالہ "

بس پھر سب دیکھتے رہ گئے تھے اور لوگ اس کو دفن کر آئے تھے مٹی میں۔ سب کی زندگیاں بدل گ ئ یں تھیں۔

دفنا آئے اس کو؟"

سوجھی ہوئ ی آنکھوں سے کمرے میں آتے اسد سے اس نے سوال کیا تھا۔

کیوں چلی گ ئ ی وہ؟"

"اسد نے اپنی بیوی کو دیکھ جو کہ اُجڑ ہی گ ئ ی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حیا۔ تم نے آنٹی کو بھی تو سنبھالنا ہے نا؟ خود ہمت ہاروگی تو محمل آپی کو اور آنٹی کو کون دیکھے گا؟

اسد نے اس کے گرد حصار باندھا تھا۔

------ ------- ----- ------ ------ ------

تین سال بعد۔

آج اس کو مہندی لگائی ی گ ئی ی تھی۔ اس کی دلی خواہش پوری ہونے جارہی تھی۔ مالا کو ماہ۔بیر نوازا جارہا تھا مگر وہ خوش نہیں تھی۔

سب کی زندگیاں خوبصورت ہوگ ئی ی تھیں جبکہ مالا کی زندگی رک گ ئی ی تھی۔ وہ روز حالہ کو خواب میں دیکھی تھی۔ اس کو لگتا تھا کہ وہ حالہ کے جانے کی ذمہ دار ہے اور شاید ایسا ہی تھا۔ وہ ہی تھی ذمہ۔دار۔

گھٹن کے باعث چھت پر آئی ی تو وہاں ماہ۔بیر پہلے ہی موجود تھا۔ مالا جانتی تھی کہ وہ شخص آج بھی صرف اپنی حالہ کا ہے۔

وہ نیچے جانے لگی جب اس کی آواز پر پلٹی۔

کسی سے محبت ہوجانا بہت آسان ہے مالا اور جس سے محبت ہو جائے اس کا مل جانا خوش قسمتی ہے شاید

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ شخص مالا کو محبت کے معانی سمجھا رہا تھا جو پچھلے تین سال سے اُس کی دیوانی تھی۔

"کاش تم مل جاتیں ماہ۔بیر کو حالہ--- یہ شخص مکمل میرا ہو کر بھی میرا نہیں۔

بے۔بسی سے اس نے حالہ کو مخاطِب کِیا تھا جو مٹی میں جا سوئی ی تھی۔

" ماما۔۔ب۔۔بابا"

وہ تین سال کی ہوگ ئی ی تھی جبکہ اس تین سالہ بچی میں محمل کی جان بستی تھی۔ وہ ابراہیم کے جیسی تھی خوبصورت دل کی مالک، محبت کرنے والی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تین سالہ میرب سب بولتی تھی سوائے بابا کے۔

اکیس نومبر کی رات شدید سرد تھی۔ وہ معمول کے مطابق کچن میں کام کررہی تھی جبکہ نانی بیگم اور اس کی والدہ بازار گ ئی ی ہوئی یں تھیں۔

میرب؟"

اس نے میرب کی جانب جھک کر اسے پکارا جو بے۔دھیانی میں یہ لفظ بول چکی تھی۔

" میرب باب بولو"

اس نے اس بچی کو گود میں اُٹھاتے کہا تھا جس پر میرب نے دروازے کے پاس کھڑے شخص کو دیکھ کر آنکھیں پٹپٹائی یں تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" ب--بابا"

محمل نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو اس کا سانس رک گیا تھا۔ پھٹی آنکھوں کے گرد گھومتے چہرے ، یادیں سمیت وہ شخص تین سال بعد اس کے سامنے آیا تھا جبکہ۔پیچھے ماہ۔بیر بھی تھا۔

میرب کو نیچے بِٹھاتے وہ اس کے پاس آئی ی تھی جبکہ وہ شخص رورہا تھا۔ اتنے سالوں بعد اکلوتی محبت کے سامنے آنا وہ بہت ہمت کر کے آیا تھا۔

" محمل "

محمل بالکل چپ اس شخص کو گھور رہی تھی۔

ماہ۔ بیر؟"

اس جیسے اس سے سوال کِیا تھا جبکہ ماہ۔ بیر مسکرایا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ کیسا گھٹیا مزاق تھا ابراہیم بھائی ی؟"

آپکو شرم آتی ہے ؟

حیا کی بات پر سسکیاں لیتی وہ لڑکی ابراہیم کے پیروں میں بیٹھ گ ئی ی تھی جبکہ ابراہیم بھی ٹوٹا تھا۔

"حیا"

اسد نے اپنے دو سالہ یزدان کو گود میں لیتے اس کو خاموش ہونے کا کہا تھا۔

یہ کیسا مزاق ہے ؟کہ جب جی چاہا مرنے کا بہانہ---"۔"

ابھی وہ بول ہی رہی تھی جب محمل نے اس کے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔

"چھوڑ دو۔ میری تہجدوں کی دعا ہیں یہ۔ مجھے یہ مل گئے یہ ہی کافی---"

اس سے زیادہ اس سے بولا نا گیا تھا جبکہ سسکیاں لیتا وجود ابراہیم خود میں بسا گیا تھا۔ اور دور بیٹھی میرب بھی ان کے پاس آ بیٹھی تھی۔ محمل اس کو ابراہیم کی تصویریں دِکھا کر اسے بابا کہنا سکھاتی تھی۔ سب ٹھیک ہوگیا تھا شاید۔ مالا اور ماہ۔بیر کا نکاح کردیا گیا تھا اگر کہیں ایک کمی تھی تو بس حالہ کی جو ہمیشہ رہ جانے والی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جو چلے جاتے ہیں ، وہ واپس کہاں آتے ہیں۔؟

،،

مزید ایک سال بعد۔۔۔

وہ بہت دیر سے کمرے میں بیٹھا لیپ۔ٹاپ پر کل کی میٹینگ کی ڈیٹیلز دیکھ رہا تھا جب اُسے کمرے کا دروازہ کھُلتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ اُسے مکمل نظرانداز کرتا اپنے کام میں مصروف ہوا تھا جب ماہ۔ بیر کو محسوس ہوا کہ دو چھوٹے چھوٹے ہاتھوں نے اس کے پیروں کو چھُوا تھا۔ اس نے نظریں گھُمائیں تو قدموں میں مالا کی لاڈلی بیٹھی جوس پینے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ ماہ۔بیر نے جھُک کر اُسے گود میں بِٹھایا

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

تھا اور جوس کی چھوٹی سی بوتل اُس طوفان کو پکڑا کر وہ کام کرنے لگا تھا کہ ابھی چند سیکینڈ ہی گزرے ہوں گے کہ اس کے لیپ۔ٹاپ پر جوس گِر چکا تھا نا صرف لیپ۔ٹاپ پر بلکہ اس آفت (دارا) کے کپڑوں پر بھی گِر چکا تھا جس کے سبب اس کا باجا بجنے لگا تھا اور ماہ۔بیر کا دل کِیا تھا کہ رکھ کر دو تھپڑ اپنے منہ پر لگائے کیونکہ اس کی ہی سب سے بڑی غلطی تھی دارا ماہ۔بیر شاہ۔کوفت سے لیپ۔ٹاپ سائیڈ پر رکھتے اس نے دارا کو گود میں لیا اور سیڑھیاں پھلانگتا نیچے آیا تھا جبکہ دارا صاحبہ ایسے رو رہی تھیں جیسے زندگی کی انمول چیز ان سے چھین لی گئی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چُپ کر جائیں یار۔ سر کھا گئی ہیں میرا۔کہاں آپ کی ماما ہیں جو بالکل نہیں بولتیں اور کہاں آپ جو سوتے ہوئے بھی شور مچاتی ہیں

ماہ۔بیر نے تنگ آکر کہا جس پر دو سیکینڈ کو دارا نے اس کو دیکھا اور دوبارہ سے وہ اپنا سپیکر آن کرچکی تھی۔ وہ کمرے میں آیا اور اُسے کارپیٹ پر بِٹھا کر اس کی الماری سے کپڑے نکالنے لگا۔کپڑے نکال کر وہ واپس آیا تو دارا وہاں موجود ہی نہیں تھی۔ ماہ۔بیر کا سچ میں سر گھوما تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ادھر اُدھر نظریں گھُمائیں تو دارا فاطمہ اپنی الماری کے سامنے کھڑی اپنے کپڑے خود نکالنے کی کوشش کر رہی تھی جبکہ ماہ۔بیر کو وہ اپنے پسندیدہ کپڑے لے کر اس کی طرف بڑھتی ہوئی ایک بچی نہیں بلکہ ایک چھلاوا لگی تھی۔ماہ۔بیر کے پاس آکر دارا نے اس کے لائے ہوئے کپڑوں کو پاؤں سے دور کِیا تھا اور اپنے

کپڑے اس کے آگے پھینکنے کے انداز میں رکھے تھے جبکہ ماہبیر کو وہ آفت اپنے ہی گناہوں کی سزا لگی تھی۔

کپڑے چینج کرکے اس نے بہت مشکل سے ننھی سی پری کو سلایا تھا۔ جب وہ مکمل سوگئی تب اس نے سکون کا سانس لیا اور وہ بھی وہیں دارا کے پاس ہی سر رکھ کر سوگیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مالا جب گھر میں داخل ہوئی تو سارے گھر کی ایسی حالت تھی جیسے ان کے گھر پر جنگ ہوئی ہو۔ کچن کی حالت ایسی تھی کہ ہر برتن ماتم کر رہا تھا ,کمروں میں جاؤ تو

کمرے ایسے پھیلے ہوئے تھے کہ مالا کا دل کِیا تھا کہ جہاں گئی تھی وہیں غرق ہوجاتی کیونکہ شوہر تو شوہر اس کو اولاد بھی نواب ملی تھی۔

ختم شد

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank